قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

بدھ 21/دسمبر 2022ء | 26/جمادی الاول 1444 ہجری قمری | 21/فتح 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:280

ارشاد باری تعالیٰ

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِىْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۖ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۹﴾

(البقرہ: 229)

ترجمہ: اور اُن (عورتوں) کا دستور کے مطابق (مَردوں پر) اتنا ہی حق ہے جتنا (مَردوں کا) اُن پر ہے۔ حالانکہ مَردوں کو ان پر ایک قسم کی فوقیت بھی ہے اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

فرمانِ رسولؐ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا: مومنوں میں سے ایمان کے لحاظ سے کامل ترین مومن وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں اور تم میں سے خلق کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں سے بہترین اور مثالی سلوک کرتا ہے۔

(ترمذی کتاب النکاح باب ما جاء حق المراۃ علی زوجھا 1162)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

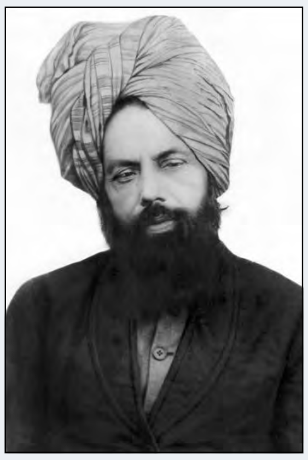

- عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت اسلام نے کی ہے ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی۔ مختصر الفاظ میں فرما دیا ہے: وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِىْ عَلَيْهِنَّ (البقرہ: 229) کہ جیسے مردوں کے عورتوں پر حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر ہیں۔ بعض لوگوں کا حال سنا جاتا ہے کہ ان بیچاریوں کو پاؤں کی جوتی کی طرح جانتے ہیں اور ذلیل ترین خدمات ان سے لیتے ہیں گالیاں دیتے ہیں حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور پردہ کے حکم ایسے ناجائز طریق برتتے ہیں کہ ان کو زندہ درگور کر دیتے ہیں۔

چاہیے کہ بیویوں سے خاوند کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے۔ انسان کے اخلاقِ فاضلہ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں۔ اگر ان ہی سے اس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح ہو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے لیے اچھا ہے۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 417-418 ایڈیشن 1984ء)

- ہم تعلیم نسواں کے مخالف نہیں ہیں بلکہ ہم نے تو ایک سکول بھی کھول رکھا ہے مگر یہ ضروری سمجھتے ہیں کہ پہلے دین کا قلعہ محفوظ کیا جائے تا بیرونی باطل اثرات سے محفوظ رہیں۔ اللہ پاک ہر ایک کو سواء السبیل، توبہ، تقویٰ اور طہارت کی توفیق دے۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 637 ایڈیشن 1988ء)

- بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں وہ نیک کہاں۔ دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کرسکتا ہے جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو اور عمدہ معاشرت رکھتا ہو۔ نہ یہ کہ ہر ادنیٰ بات پر زدوکوب کرے ... ہاں اگر وہ بیجا کام کرے تو تنبیہ ضروری چیز ہے۔

انسان کو چاہئے کہ عورتوں کے دل میں یہ بات جمادے کہ وہ کوئی ایسا کام جو دین کے خلاف ہو کبھی بھی پسند نہیں کرسکتا اور ساتھ ہی وہ ایسا جابر اور ستم شعار نہیں کہ اس کی کسی غلطی پر بھی چشم پوشی نہیں کرسکتا۔

خاوند عورت کے لئے اللہ تعالیٰ کا مظہر ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے سوا کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ پس مرد میں جلالی اور جمالی رنگ دونو موجود ہونے چاہئیں۔ اگر خاوند عورت کو کہے کہ تو اینٹوں کا ڈھیر ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ رکھ دے تو اس کا حق نہیں ہے کہ اعتراض کرے۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 148 ایڈیشن 1984ء)

عورتوں کی تعلیم کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کرسکتی

100

لجنہ اماء اللہ

1922-2022

فرمانِ خلیفۂ وقت

مردوں کو توجہ دلائی گئی ہے کہ تمہیں جو اللہ تعالیٰ نے معاشرے کی بھلائی کا کام سپرد کیا ہے تم نے اس فرض کو صحیح طور پر ادا نہیں کیا۔ اس لئے اگر عورتوں میں بعض برائیاں پیدا ہوئی ہیں تو تمہاری نااہلی کی وجہ سے پیدا ہوئی ہیں۔ پھر عورتیں بھی اس بات کو تسلیم کرتی ہیں، اب بھی، اس مغربی معاشرے میں بھی، اس بات کو تسلیم کیا جاتا ہے یہاں تک کہ عورتوں میں بھی، کہ عورت کو صنف نازک کہا جاتا ہے۔ تو خود تو کہہ دیتے ہیں کہ عورتیں نازک ہیں۔ عورتیں خود بھی تسلیم کرتی ہیں کہ بعض اعضاء جو ہیں، بعض قویٰ جو ہیں مردوں سے کمزور ہوتے ہیں، مرد کا مقابلہ نہیں کرسکتیں۔ اس معاشرے میں بھی کھیلوں میں عورتوں مردوں کی علیحدہ علیحدہ ٹیمیں بنائی جاتی ہیں۔ تو جب اللہ تعالیٰ نے کہہ دیا کہ میں تخلیق کرنے والا ہوں اور مجھے پتہ ہے کہ میں نے کیا بناوٹ بنائی ہوئی ہے مرد اور عورت کی اور اس فرق کی وجہ سے میں کہتا ہوں کہ مرد کو عورت پر فضیلت ہے تو تمہیں اعتراض ہو جاتا ہے کہ دیکھو جی! اسلام نے مرد کو عورت پر فضیلت دے دی۔ عورتوں کو تو خوش ہونا چاہئے کہ یہ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے مرد پر زیادہ ذمہ داری ڈال دی ہے اس لحاظ سے بھی کہ اگر گھریلو چھوٹے چھوٹے معاملات میں عورت اور مرد کی چھوٹی چھوٹی چپقلشیں ہوجاتی ہے، ناچاقیاں ہو جاتی ہیں تو مرد کو کہا کہ کیونکہ تمہارے قویٰ مضبوط ہیں، تم قوّام ہو، تمہارے اعصاب مضبوط ہیں اس لئے تم زیادہ حوصلہ دکھاؤ اور معاملے کو حوصلے سے اس طرح حل کرو کہ یہ ناچاقی بڑھتے بڑھتے کسی بڑی لڑائی تک نہ پہنچ جائے اور پھر طلاقوں اور عدالتوں تک نوبت نہ آجائے۔ پھر گھر کے اخراجات کی ذمہ داری بھی مرد پر ڈالی گئی ہے۔

(جلسہ سالانہ یوکے خطاب از مستورات فرمودہ 31/ جولائی 2004ء)

اس شمارہ میں

- اللہ کا ہم پہ خاص یہ احسان ہے سکھیو (منظوم)
- ہے شکر رب عزوجل خارج از بیاں
- لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا کی تاریخ
- لجنہ اماء اللہ گھانا کی تاریخ پر اک طائرانہ نظر
- لجنہ اماءاللہ امریکہ کی مالی قربانیاں اور اخلاص و وفا
- سو سال قبل کا الفضل

دربارِ خلافت

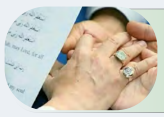

قوتِ ارادی اور قوتِ عملی ہی دو بنیادی چیزیں ہیں جو عملی اصلاح پر اثر انداز ہوتی ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اب تو ناچ کے نام پر بیہودگی کی کوئی حد نہیں رہی۔ ننگے لباسوں میں ٹی وی پر ناچ کئے جاتے ہیں۔ یہ کیوں پھیلا؟ صرف اس لئے کہ برائی پھیلانے والے باوجود دنیا کے شور مچانے کے کہ یہ برائی ہے، برائی پھیلانے پر استقلال سے قائم رہے اور دنیا کی باتوں کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ آخر ایک وقت میں یہ کامیاب ہو گئے۔ اب تو پاکستان جو مسلمان ملک ہے اُس کے ٹی وی پر بھی تفریح کے نام پر، آزادی کے نام پر بیہودگیاں نظر آتی ہیں، ننگ نظر آتا ہے۔ گویا برائی اپنے استقلال کی وجہ سے دنیا کے ذہنوں پر حاوی ہو گئی ہے۔ پس اس کے مقابلے پر آنے کے لئے بہت بڑی منصوبہ بندی اور قربانی کی ضرورت ہے۔ اگر یہ نہ ہوئی تو پھر ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

پس بہت سوچنے اور غور کرنے اور محنت کرنے کی ضرورت ہے۔ اُن چیزوں کو اپنانے کی ضرورت ہے جن کو اپنا کر ہم یہ روکیں دُور کر سکتے ہیں۔ جن کو استعمال میں لا کر ہمارے اندر یہ روکیں دور کرنے کی طاقت پیدا ہوسکتی ہے جس کی وجہ سے ہم برائیوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اس کے حصول کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بڑے عمدہ رنگ میں وضاحت فرمائی ہے کہ اگر عملی اصلاح کے لئے یہ باتیں انسان میں پیدا ہو جائیں تو تبھی کامیابی مل سکتی ہے اور یہ تین چیزیں ہیں۔ نمبر ایک قوتِ ارادی۔ نمبر دو صحیح اور پورا علم اور نمبر تین قوتِ عملی۔ لیکن اصل بنیادی قوتیں دو ہیں۔ قوتِ ارادی اور قوتِ عملی۔ جو چیز ان دونوں کے درمیان میں رکھی گئی ہے یعنی صحیح اور پورا علم ہونا، یہ دونوں بنیادی قوتوں پر اثر ڈالتی ہے۔ علم کا صحیح ہونا قوتِ عملی پر بھی اثر ڈالتا ہے اور قوتِ ارادی پر بھی اثر ڈالتا ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 440 خطبہ فرمودہ 10/ جولائی 1936ء)

بہرحال پہلے یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ قوتِ ارادی اور قوتِ عملی ہی دو بنیادی چیزیں ہیں جو عملی اصلاح پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ اس کے لئے ہمیں قوتِ ارادی کو زیادہ مضبوط کرنے کی ضرورت ہے اور قوتِ عملی کے نقص کو دُور کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمارا ارادہ اگر کسی برائی کو روکنے کا مضبوط ہو تو تبھی وہ برائیاں رک سکتی ہیں اور ارادے کی مضبوطی اُس وقت کام آئے گی جب عمل کرنے کی جو قوت ہے، ہمارے اندر جو طاقت ہے، اُس کی جو کمزوری ہے اُس کو دُور کریں، اُس کے نقص کو دُور کریں۔ اس کے بغیر اصلاح نہیں ہوسکتی۔

اس پہلو سے جب ہم جائزہ لیتے ہیں کہ ہماری قوتِ ارادی کیسی ہے تو ہمیں نظر آتا ہے کہ جہاں تک ارادے کا تعلق ہے اس میں بہت کم نقص ہے کیونکہ ارادے کے طور پر جماعت کے تمام یا اکثر افراد ہی تقریباً یہ چاہتے ہیں کہ ان میں تقویٰ اور طہارت پیدا ہو۔ وہ اسلامی احکام کی اشاعت کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اُس کا قرب حاصل کر سکیں۔ حضرت مصلح موعود نے اس کی وضاحت یوں فرمائی ہے کہ یہ باتیں ثابت کرتی ہیں کہ ہماری قوتِ ارادی تو مضبوط ہے اور طاقتور ہے پھر بھی نتائج صحیح نہیں نکلتے تو پھر یقیناً دو باتوں میں سے ایک بات ہے۔ یا تو یہ کہ عمل کے لئے حقیقی قوتِ ارادی جو چاہئے، اتنی ہمارے اندر نہیں ہے لیکن عقیدے کی اصلاح کے لئے جتنی قوتِ ارادی کی ضرورت تھی وہ ہم میں موجود تھی۔ اس لئے عقیدے کی تو اصلاح ہو گئی لیکن عملی اصلاح کے لئے چونکہ قوتِ ارادی کی ضرورت تھی، وہ ہم میں موجود نہیں تھی، اس لئے ہم اعمال کی اصلاح میں کامیاب نہیں ہو سکے اور پھر یہ بھی ماننا پڑے گا کہ ہماری عبودیت میں بھی کچھ نقص ہے۔ خدا تعالیٰ کی یہ بندگی جس کا ہم دعویٰ کرتے ہیں اُس میں بھی کچھ نقص ہے اور اس وجہ سے قوتِ عملی مفلوج ہو گئی ہے اور قوتِ ارادی کے اثر کو قبول نہیں کر رہی۔ یعنی ہماری عمل کی قوت مفلوج ہو گئی ہے اور قوتِ ارادی کا اثر قبول نہیں کر رہی۔ یا ان باتوں کو قبول کرنے کے لئے جن معاونوں کی یا جن مددگاروں کی ضرورت ہے اُن میں کمزوری ہے۔ اس صورت میں ہم جب تک قوتِ متاثرہ یا عملی قوت کا یا اثر لے کر کسی کام کو کرنے والی قوت کا علاج نہ کر لیں کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا۔ مثلاً ایک طالبعلم ہے، وہ اپنا سبق یاد کرتا ہے مگر یاد نہیں رکھ سکتا۔ اُس کا جب تک ذہن درست نہیں کر لیا جاتا اُس وقت تک اُسے خواہ کتنا سبق دیا جائے، کتنی ہی بار اُسے یاد کروایا جائے یا یاد کرانے کی کوشش کی جائے، وہ اُسے یاد نہیں رکھ سکے گا۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 435-436 خطبہ فرمودہ 10/ جولائی 1936ء)

اس کے ذہن کو درست کرنے کے لئے وجوہات معلوم کرنی ہوں گی تا کہ صحیح رہنمائی ہو سکے یا پھر سبق یاد کروانے کا طریق بدلنا ہوگا۔

(خطبہ جمعہ 10/ جنوری 2014ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اللہ کا ہم پہ خاص یہ احسان ہے سکھیو!

اللہ کا ہم پہ خاص یہ احسان ہے سکھیو!
صد سالہ جشن خوشیوں کا عنوان ہے سکھیو!

سر پر ہمارے ڈال دی ہے قوم کی حیات
یہ تاج مصطفیٰؐ کا ہی تو دان ہے سکھیو!

فضل عمرؓ نے ہم کو لڑی سے پرو دیا
پیمان یہ ہمارا تو اب جان ہے سکھیو!

ہر ایک آرزو کریں اسلام کے لئے
دل کا ہمارے بس یہی ارمان ہے سکھیو!

اس عزم سے جلاتے ہیں اخلاص کے دیئے
سب کچھ ہمارا عہد پہ قربان ہے سکھیو!

چھب ہی نرالی لگ رہی ہے حرف حرف کی
دیکھو! مسیحا وارث قرآن ہے سکھیو!

مہکا ہوا ہے پھول یہاں رنگ رنگ کا
کتنا ہی دیدہ زیب یہ گلدان ہے سکھیو!

آؤ! جھکا کے سر کو کریں عرض گوش ہم
رب ہی ہمارا مالک و رحمان ہے سکھیو!

حق نے تھما دیں آج ہی زائن کی چابیاں
خامس خلیفہ وقت کا سلطان ہے سکھیو!

کیونکر ہے گونج حق کی زمانے میں چار سو
یہ دیکھ کر تو کفر پریشان ہے سکھیو!

دنیا کے اس کنارے پہ جلتا ہوا دیا
مہدی کے الہامات کی پہچان ہے سکھیو!

دیا جیم۔ فجی

اداریہ

ہے شکر ربِ عزوجل خارج از بیاں

حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کو دلی کے بالائی لڈو بہت پسند تھے۔ کوئی مرید دو لڈو تحفۃً دے گیا۔ آپؒ نے وہ دونوں لڈو سامنے بیٹھے ایک شاگرد غلام علی شاہ کو دے دیئے۔ جنہوں نے وہ دونوں لڈو ایک ہی دفعہ کھا لئے۔ جسے حضرت مرزا مظہر رحمہ اللہ نے ناپسند فرمایا اور شاگرد سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ لڈو ایسے نہیں کھاتے۔ چند دنوں کے بعد جب لڈو دوبارہ آئے تو آپؒ نے ان میں ایک لڈو کا چھوٹا سا ٹکڑا توڑ کر منہ میں ڈالا اور ساتھ بآواز بلند سبحان اللہ، سبحان اللہ کہنا شروع کر دیا اور اپنے آپ کو مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ واہ مظہر جان جاناں! تجھ پر تیرے رب کا کتنا بڑا فضل ہے۔ یہ کہہ کر پھر سبحان اللہ، سبحان اللہ کا ورد شروع کر دیا اور شاگرد سے پوچھنے لگے کہ یہ لڈو کن کن چیزوں سے بنے ہوں گے؟ جب جواب میں بالائی، میدہ اور کچھ میٹھا سنا تو شاگرد سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ یہ میٹھا کن چیزوں سے بنا ہے؟ کہنے لگے دیکھو! میاں غلام علی! زمیندار راتوں کو اپنے بیوی بچوں کو چھوڑ کر کھیتوں میں گیا، اس نے ہل چلایا، پانی دیا، ایک لمبے عرصے تک محنت و مشقت برداشت کی صرف اس لئے کہ مظہر جان جاناں ایک لڈو کھا لے۔ پھر تسبیح و تحمید کرنے کے بعد کہنے لگے کہ یہ زمیندار مسلسل چھ ماہ کھیت کو پانی دیتا رہا۔ پھر گنے کو بیلا، بھٹی جلا کر کتنی دفعہ اس نے اپنے آپ کو دوزخ میں جھونکا۔ محض اس لئے کہ مظہر جان جاناں ایک لڈو کھا لے۔ پھر میدہ اور بالائی کی تیاری کے مراحل پر روشنی ڈالنی شروع کر دی اور کہنے لگے یہ سارے کام اللہ تعالیٰ نے مختلف لوگوں سے اس لئے کروائے کہ مظہر جانا جاناں ایک لڈو کھا لے اور پھر سبحان اللہ، سبحان اللہ کا ورد شروع کر دیا۔

اخبار الفضل کی تیاری میں اس حکایت کو سامنے رکھ کر جہاں اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانے کی توفیق ملتی ہے وہاں دنیا بھر میں پھیلے الفضل کے لئے مددگار اور کارکنان ہماری دعاؤں میں رہتے ہیں اور ہم یقین کرتے ہیں کہ دنیا بھر کے کونے کونے میں جہاں جہاں الفضل اپنا فیض لے کر دروازے کی کنڈی کھٹکھٹاتا ہے۔ اس گھر کے رہائشی حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کی طرح ایک ایک لفظ، ایک ایک فقرہ پڑھ کر لطف اندوز ہوتے ہوئے یہ ضرور کہتے ہوں گے کہ واہ خدایا! یہ فقرہ جس طریق پر تیار ہو کر میرے سامنے ایستادہ ہے، اس پر اللہ کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اس فقرہ کے تیار کرنے والوں کا شکریہ ادا کرنا بھی ہم پر لازم ہے۔ کسی نے پہلے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی ہوگی، پھر خدا کی دی ہوئی سوچ نے جنم لیا ہوگا، پھر ایک قلم کے ذریعہ فقرے پر فقرہ کاغذ پر نمودار ہوا ہوگا پھر اور فقروں کے ساتھ جُڑ کر کمپیوٹر میں جگہ بنائی ہوگی اور پرنٹ نکلا ہوگا۔ اس سارے عمل میں بجلی یعنی Electricity بھی استعمال ہوئی ہوگی، پروف کرنے، سنوارنے اور مالا میں پرو کر الفضل کی زینت بنانے اور اس کو اپ لوڈ کرنے میں سینکڑوں لوگوں نے حصہ لیا ہوگا، لاکھوں لوگوں نے دنیا میں اس نور کو پھیلانے میں مدد کی ہوگی۔ ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ حضرت مظہر جان جاناں کی طرح ایک ایک مرحلے پر رک کر سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس مرحلہ کو عبور کرنے میں کون کون سے وسائل میرے لئے پیدا کئے اور پھر یہ نعماء جمع ہو کر اور متشکل ہو کر الفضل کے روپ میں میرے پاس پہنچیں۔

یہی کیفیت یا اس سے ملتی جلتی کیفیت لجنہ اماء اللہ کی جوبلی پر 6 روز لگاتار صد سالہ جوبلی نمبر کی تیاری کے دوران تھیں۔ جن کے 96 صفحات تھے۔ آغاز پر دو دن کے مواد کے مطابق دو دن جوبلی نمبر کے لئے فیصلہ ہوا۔ پھر قارئین کی طرف سے تَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡبِرِّ وَالتَّقۡوٰی کے حکم کی تعمیل میں تعاون ملنا شروع ہوا تو چار دن کا فیصلہ کیا گیا۔ اسی اثناء میں خاکسار نے مکرمہ انچارج لجنہ سیکشن مرکزیہ کو دنیا بھر سے معلومات اکٹھی کر کے بھجوانے کی درخواست کی تو آنمکرمہ نے مثالی تعاون فرمایا اور فَجَاءُوۡا یُھَرۡوِلُوۡنَ کی طرح الفضل کی خدمت کے لئے بھاگتی ہوئی آئیں اور دنیا بھر کی لجنہ کی کارگزاری رپورٹس اور ایمان افروز معلومات اکٹھی کروادیں۔ آپ کے ساتھ لازماً آپ کی ٹیم ہوگی۔ دنیا بھر سے نیشنل صدرات، جنرل سیکرٹریان اور معاونات نے تعاون کیا ہوگا اور کٹھن اور مشکل مراحل سے گزر کر انہوں نے معلومات بھجوائی ہوں گی جو الفضل کی زینت بنیں اور بعد میں تاریخ احمدیت اور تاریخ لجنہ عالمگیر کا حصہ بنیں گی۔ ان میں سے بعض رپورٹس انگریزی زبان میں تھیں۔ الفضل کے قارئین کے لئے اردو میں ان رپورٹس کو ڈھالنے میں دسیوں رضا کار خواتین و احباب شامل ہوئے۔ بعض رپورٹس ٹوٹی پھوٹی گلابی اردو میں تھیں جن کو سنوارنے کے لئے، کمپوزنگ، پروف ریڈنگ، الفضل کے سانچے میں ڈھالنے میں الفضل کے جانثاروں اور میری ٹیم نے محنت شاقہ سے کام کیا۔ مضمون نگاروں، نثر نگاروں اور شعراء کرام کی بدولت پہلے مرحلہ میں 6 دن رنگ برنگے اور مختلف خوشبوؤں کے پھولوں سے سجا گلدستہ تیار ہو کر احمدی گھرانوں کی زینت بنا اور بہت سا مواد دوسرے مرحلہ کے نمبر میں جگہ پانے کے لئے انتظار میں ہے۔

حضرت مظہر جان جاناں کے قول کو مدنظر رکھ کر خاکسار ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہے اور فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ تَعَالیٰ خَیۡراً کے الفاظ میں دعا دیتا ہے۔ کَانَ اللّٰہُ مَعَھُمۡ وَاَیَّدَھُمۡ

(ابوسعید)

حضرت ملک نادر خان صاحبؓ کے متعلق نوٹ

الفضل آن لائن 8/دسمبر 2022ء میں شائع ہونے والے مضمون حضرت ملک نادر خان صاحبؓ کے حوالے سے محترم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ فرماتے ہیں کہ وہ ملک نادر صاحب کے بیٹے کرنل محمد صادق صاحب کو جانتے ہیں، آگے ان کے بیٹے برگیڈیر ہمایوں ملک صاحب ہیں۔ جنرل عبدالعلی ملک صاحب اور جنرل اختر حسین ملک صاحب ان کے چچا زاد تھے۔ اس حوالے سے محترمہ نصرت سفیر صاحبہ نے تصدیق کی ہے کہ جنرل عبدالعلی ملک صاحب اور ان کے بھائی دونوں غلام نبی ملک صاحب کے بیٹے تھے جو کہ حضرت ملک نادر خان صاحبؓ کے سوتیلے بھائی تھے۔ حضرت ملک نادر صاحبؓ کے والد صاحب کی وفات کے بعد اُن کی والدہ نے دوسری شادی کر لی تھی جن سے غلام نبی ملک صاحب ہوئے۔ کرنل محمد صادق ملک صاحب کی طرف سے ایک اعلان اخبار الفضل ربوہ یکم جنوری 2001ء صفحہ 7 پر شائع شدہ ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ میرے والد مکرم ملک نادر خان صاحب مرحوم انسپکٹر پولیس (ریٹائرڈ) برٹش ایسٹ افریقہ نے 1898ء میں بیعت کی۔ پہلی عالمی جنگ میں جرمنی کی شکست پر ٹانگانیکا کا انتظام گورنر خاں کرک کے ساتھ سنبھالا۔ 1925ء میں ریٹائرڈ ہو کر واپس انڈیا (ضلع جہلم) آئے۔ 1927ء میں ہجرت کر کے قادیان آگئے۔ عرصہ تک قاضی کے فرائض انجام دیے۔ اکتوبر 1947ء میں جنرل اختر ملک فوجی ٹرک میں واپس جہلم لائے۔ 1956ء میں وفات پائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ بڑے بیٹے ملک محمد عثمان 1936ء میں افریقہ گئے اور بعد میں لندن میں سکونت اختیار کی، 1989ء میں لندن میں وفات پائی اور وہیں دفن ہیں۔

قارئین اصل مضمون اس لنک پر ملاحظہ فرمائیں:

https://www.alfazlonline.org/0874213/2022/12/

(مرسلہ: غلام مصباح بلوچ۔ کینیڈا)

اعلان دعا

- **مکرم عطاءالحئی یہ اعلان کرواتے ہیں:**

خاکسار کے والد مکرم ملک منیر احمد اعوان سابق کارکن صدر انجمن احمدیہ کچھ دنوں سے علیل ہیں۔ قارئین الفضل کی خدمت میں ان کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل شفاء دے اور ہر طرح کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے آمین ثم آمین۔

دعا کا تحفہ

منکرین اور مکذّبین کے بارے میں دعا

حضرت قتادہؒ کہتے ہیں کہ حضرت نوحؑ نے اپنی قوم کے خلاف بالآخر اس وقت یہ بد دعا کی جب آپ علیہ السلام پر وحی ہوئی کہ اب تیری قوم میں سے اور کوئی شخص ایمان نہیں لائے گا۔

رَبِّ لَا تَذَرۡ عَلَی الۡاَرۡضِ مِنَ الۡکٰفِرِیۡنَ دَیَّارًا ﴿۲۷﴾ اِنَّکَ اِنۡ تَذَرۡھُمۡ یُضِلُّوۡا عِبَادَکَ وَلَا یَلِدُوۡۤا اِلَّا فَاجِرًا کَفَّارًا ﴿۲۸﴾

(نوح: 27-28)

اے میرے رب! زمین پر کوئی گھر کافروں کا باقی نہ رہے۔ اگر تو ان کو اسی طرح چھوڑ دے گا تو یہ تیرے دوسرے بندوں کو بھی گمراہ کر دیں گے اور وہ فاجر کفر کرنے والے کے سوا کوئی بچہ نہ جنیں گے۔

(قرآنی دعائیں از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 27)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

سیتی عائشہ بکری۔ صدر لجنہ انڈونیشیا

لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا کی تاریخ

انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ 1925ء میں قائم ہوئی اور 1929ء میں پہلی شاخ بنی۔ جب بھی کسی ملک میں جماعت قائم ہوتی ہے تو وہاں کی مقامی مستورات کے ذریعے لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کا قیام بھی عمل میں لایا جاتا ہے۔ آغاز میں لجنہ اماء اللہ کی سرگرمیاں مردوں کے ساتھ ہوتی تھیں لیکن کچھ عرصے بعد لجنہ اماء اللہ نے باقاعدہ طور پر الگ سے اپنی تنظیمی سرگرمیاں شروع کر دیں۔ لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا کی ابتدائی ممبرات میں سوکارسی صاحبہ، ایچ عبد اللہ صاحبہ اور برماوی صاحبہ تھیں جو پہلے لجنہ اماء اللہ انجمن احمدیہ قادیان کے ماتحت کام کرتی تھیں بعد ازاں انہوں نے اپنی مقامی لجنہ کے ساتھ اپنی تنظیمی سرگرمیاں شروع کیں۔ جماعتوں میں لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا نے خواتین کے گروپ بھی بنائے جو مرکزی تنظیم کے ماتحت کام کرتے تھے۔ انہیں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی پیروی کرتے ہوئے اپنے اپنے مقامی گروپس میں کام کرنے کو کہا گیا تھا۔ 1950ء میں جماعت احمدیہ کی مجلس شوریٰ میں لجنہ اماء اللہ کی مجلس عاملہ بنائی گئی۔ 1951ء میں آفیشل مجلس عاملہ بنی جس میں اس وقت ایک سربراہ، اس کی نمائندہ اور ایک سیکرٹری تھی۔ ہر سال مجلس شوریٰ میں مجلس عاملہ کی اراکین اپنی سرگرمیوں کی رپورٹ پیش کرتی تھیں۔

آغاز سے اب تک انڈونیشیا کی لجنہ اماء اللہ کی 13صدرات رہ چکی ہیں۔ سب سے پہلی صدر محترمہ سعدیہ ہدایت تھیں جو بطور نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ 1951ء سے 1961ء تک خدمات بجا لائیں اور اب موجودہ صدر مکرمہ ڈاکٹر سیتی عائشہ بقرہ ہیں جو 2018ء سے تاحال خدمت کی توفیق پا رہی ہیں۔

لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا کی ترقیات

1951ء تا 1961ء تک

مالی قربانی کی جانب توجہ دی گئی۔ جیسا کہ چندہ عام، چندہ وصیت وغیرہ۔

1961ء تا 1970ء تک

لجنہ اماء اللہ نے اپنی سرگرمیاں مثلاً اجلاسات منعقد کرنا شروع کر دیئے اور پردہ کی جانب توجہ دلائی۔

1970ء تا 1981ء تک

1971ء سے مجموعی طور پر تنظیمی اور انتظامی اشاعت شروع ہوئی۔ ہر 3سال کے بعد مجلس عاملہ کی 7سیکرٹریان کے لیے ووٹنگ ہوتی تھی۔ 1973ء میں پہلا سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا منعقد کیا گیا۔ یہ ربوہ کے دورے کا نتیجہ تھا۔

1972ء میں رپورٹیں بھجنا شروع کیں اور 1974ء میں لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی جانب سے شائع ہونے والی سالانہ رپورٹ میں شامل کیا گیا۔

1981ء سے 1983ء تک

انڈونیشیا کی لجنہ اماء اللہ میں 3سیکرٹریان کا اضافہ ہوا۔ 1981ء میں کئی پالیسی تبدیلیاں ہوئیں جن میں

1. ناصرات کی عمر کا تعین کیا گیا
2. انتظامیہ، اجتماع فنڈ اور لجنہ ممبرشپ فنڈ کی مد میں تبدیلی
3. ماہانہ رپورٹ
4. مذہبی تعلیم کا کورس
5. مرکزی ہدایات پر عمل درآمد

1983ء سے 1986ء تک

اس دوران کئی سرگرمیاں منعقد کی گئیں جیسے

1. سیتی خدیجہ ایسوسی ایشن قائم کی گئی۔
2. آنکھوں کا عطیہ کرنے کی تحریک کی گئی۔

1986ء سے 1992ء تک

1992ء میں نیشنل مجلس عاملہ کا دفتر مرکز میں قائم کر دیا گیا کیونکہ دفتر کو مرکز میں ہونا چاہیے۔

1992ء سے 2000ء تک

مارچ 1995ء میں خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی جانب سے اہم ہدایات موصول ہوئیں۔

مجلس عاملہ کی انتظامیہ میں اضافہ ہوا۔

1995ء میں لجنہ اماء اللہ کی عمارت میں تعلیمی کلاس منعقد کی گئی جس میں 97 شرکاء تھیں۔

2000ء سے 2010ء تک

لجنہ اماء اللہ کو حضور انور کی جانب سے خطوط کے جوابات موصول ہونے میں اضافہ ہوا۔

لجنہ اماء اللہ کے میگزین کا نام الشفاء رکھا گیا۔

مرکز کی طرف سے لجنہ اماء اللہ کے بنیادی بجٹ میں اضافہ ہوا۔

لجنہ اماء اللہ کی بلڈنگ کی تزئین و آرائش کی گئی۔

صحت جسمانی کی جانب توجہ دلائی گئی۔

2010ء - 2016ء تک

2013ء میں خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ لجنہ اماء اللہ کی نیشنل عاملہ کی ملاقات ہوئی۔

2013ء - 2014ء میں کم از کم قربانی کی مد میں اضافہ ہوا۔

2016ء سے 2019ء تک

پوری دنیا کی طرح انڈونیشیا میں بھی کرونا کی وبا سے لوگ متاثر ہوئے لیکن اس کے باوجود لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا کی جماعتی سرگرمیاں بھرپور طریقے سے چلتی رہیں۔ لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا نے آن لائن رپورٹ بھیجے کا سسٹم شروع کیا جس کے 100فیصد نتائج موصول ہوئے۔ طالبات کے لیے education centre بنایا گیا۔

2019ء میں مجلس شوریٰ میں لجنہ اماء اللہ کا نیا Logo منتخب ہوا۔

لجنہ اماء اللہ میگزین

لجنہ اماء اللہ کی اشاعت میں ایک سرگرمی لجنہ میگزین ہے۔ بعض وجوہات کی بناء پر 1972ء سے اب تک 5بار اس کے نام میں تبدیلی کی گئی ہے اور اب اس کا موجودہ نام الشفاء ہے۔

شاخوں کی ترقیات

- **سن 1990ء تک:** 129شاخیں قائم ہوچکی تھیں جن میں لجنہ اماء اللہ کی مجموعی تعداد 7772 تھی۔
- **سن 2000ء تک:** 203شاخیں قائم ہوچکی تھیں جن میں مجموعی تعداد 12762 تھی۔
- **سن 2005ء تک:** 233شاخیں قائم ہوئیں جن میں مجموعی تعداد 12409 تھی۔
- **سن 2010ء تک:** 267 شاخیں قائم ہوئیں جن میں مجموعی تعداد 12965 تھی۔
- **سن 2015ء تک:** یہ تعداد بڑھ کر 296 شاخوں میں لجنہ کی مجموعی تعداد 14251 ہوچکی تھی۔
- **سن 2020ء تک:** شاخوں کی مجموعی تعداد 318 جبکہ لجنہ اماء اللہ کی مجموعی تعداد 16544 ہو چکی تھی۔
- **سن 2022ء تک:** شاخوں کی مجموعی تعداد 323 جبکہ لجنہ اماء اللہ کی مجموعی تعداد 17134 تک پہنچ چکی ہے الحمد للہ۔

تاریخ اجتماع انڈونیشیا

سن 1978ء کا اجتماع سب سے خاص اجتماع تھا کیونکہ اس سال انصار اللہ کا تیسواں اجتماع اور ناصرات الاحمدیہ کا پہلا اجتماع ایک ساتھ ایک ہی شہر میں ہوا۔ اس اجتماع کی خاص بات یہ بھی تھی کہ اس میں احمدیت کی تاریخ کے حوالے سے چند تفصیلات محترم صالح اے ناہدی جو کہ مرکزی مبلغ تھے انہوں نے بیان کیں۔ اس اجتماع میں اہم تقاریب کی رپورٹس پیش کی گئیں۔ جلسہ فنڈ ربوہ پر مشاورت ہوئی۔ صدر مجلس عاملہ کا انتخاب ہوا۔ مقابلوں کے نتائج کا اعلان اور انعامات تقسیم کئے گئے۔ اسلامی پردہ پر مشاورت کی گئی۔ ایک شہر میں ایک نئی مسجد بنانے کے لیے ڈونیشن اکٹھی کی۔ disability school اور یتیم خانے میں visit کیا گیا۔

پہلا اجتماع: 23 تا 25/ اگست 1973ء منعقد ہوا۔

پہلی مجلس شوریٰ اور اجتماع: 21/ اپریل 2000ء میں منعقد ہوا۔

پہلا نیشنل اجتماع: 15 تا 17/ اپریل 2001ء منعقد ہوا۔

احمد طاہر مرزا۔ گھانا

لجنہ اماء اللہ گھانا کی تاریخ پر اک طائرانہ نظر

جماعت احمدیہ عالمگیر کی خواتین کی عالمی ذیلی تنظیم، انجمن لجنہ اللہ اماء اللہ کی تاسیس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 25/ دسمبر 1922ء کو رکھی۔

چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشاد پر 25/دسمبر 1922ء کوحضرت اماں جانؓ اور دیگرخواتین سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ کے گھر جمع ہوئیں۔ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانیؓ نے بھی خطاب فرمایا اس میں لجنہ کا قیامِ عمل میں آیا۔ تنظیم کا نام لجنہ اماءِ اللہ، اللہ کی لونڈیوں کی انجمن تجویز فرمایا۔ آپؓ نے لجنہ کے سپرد جلسہ مستورات کا انتظام کر کے کئی مشورے دیے اور نصیحتیں کیں۔ حضرت اماں جانؓ لجنہ کی پہلی پریزیڈنٹ منتخب ہوئیں۔ منتخب ہونے کے بعد آپؓ نے حضرت سیدہ اُم ناصر صاحبہ کا ہاتھ پکڑ کر کرسیٔ صدارت پر بٹھا دیا۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے اس ذیلی تنظیم کا نام لجنہ اماء اللہ رکھا۔ چنانچہ حضورؓ نے فرمایا:

’’ہندوستان میں ایک انجمن ہے جو اپنے آپ کو خادمان ہند کہتے ہیں۔ ہم تو کسی قوم کے خادم نہیں ہم اللہ کے خادم اور غلام ہیں۔ لجنہ اماء اللہ یعنی اللہ کی لونڈیوں کی انجمن اس لئے میں نے یہ نام اس انجمن کا رکھا ہے۔‘‘

لجنہ اماء اللہ گولڈکوسٹ گھانا کا قیام

گولڈکوسٹ موجودہ گھانا میں لجنہ اماء اللہ کا ابتدائی تعارف اور انفرادی اجلاسات اور تربیتی کلاسوں کا اجراء 1923ء تا 1929ء اور پھر 1933ء تا 1935ء کے دورہ میں گولڈکوسٹ کے دوسرے مبلغ الحاج حکیم فضل الرحمن صاحبؓ نے شروع کر دیا تھا۔ تاہم آپ کے بعد کے مبلغین حضرت مولانا نذیر احمد علی صاحب اور حضرت مولانا نذیر احمد مبشر صاحب کے زمانہ میں لجنہ اماء کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں مزید وسعت آ گئی اور جوں جوں گھانا کی جماعتیں منظم ہوتی گئیں لجنہ اماء اللہ کی تنظیم بھی یہاں منظم ہوتی گئی۔

گویا گھانا میں لجنہ اماء اللہ کا قیام 1930ء میں ہو چکا تھا اور اس وقت مسٹر بنیامین کیلسن (جنرل سیکرٹری جماعت گولڈکوسٹ) کی اہلیہ صاحبہ اس کی صدر مقرر ہوئیں۔ ابتداءً حضرت مولانا حکیم فضل الرحمن صاحب کے دور میں سالٹ پانڈ سینٹرل ریجن (سابقہ ہیڈ کوارٹر جماعت احمدیہ گھانا) اور کماسی، اشانٹی ریجن کی لجنہ اماء اللہ کو خاص طور پر کام کی توفیق ملی۔ ابتدائی مبلغین اور واقفین زندگی اساتذہ کرام کی بیگمات نے بھی مقامی لجنات کی تعلیم و تربیت میں نمایاں کردار ادا کیا۔

چنانچہ 1938ء میں بھی گولڈکوسٹ میں لجنہ کی تنظیم کے ذریعہ احمدی عورتوں کی تربیت کا اہم کام کیا جا رہا تھا۔ ایک تعلیم یافتہ احمدی خاتون سعیدہ بنت جمال جانسن خصوصیت سے احمدی خواتین کی تعلیم و تربیت میں فعال کردار ادا کر رہی تھیں۔ یہ کاوشیں اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول ہوئیں اور اس ملک میں جماعت تیزی سے ترقی کرنے لگی۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ گھانا میں لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ کی تنظیموں کا قیام نسبتاً ابتدائی دنوں میں ہوگیا تھا۔ البتہ 1980ء کے قریب اس تنظیم کی مساعی میں وسعت پیدا ہوئی۔

گولڈکوسٹ مشن میں خواتین کیلئے سکول کا اجراء

گولڈکوسٹ کی احمدی جماعتوں کے افراد کے دلوں میں احمدیت گھر کر چکی تھی اور اخلاص اور قربانی کے اس درجہ پر تھے جب اپنی زندگی کا سب سے بڑا مقصد دین کی خدمت اور اس کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنا ہوتا ہے۔ تبلیغ کو وسعت دینے کے لئے مبلغین کا کلاسز جاری کرنا اور پھر اس میں زیادہ سے زیادہ طلباء کو داخل کرنے کی تجویز پاس کرنا نہایت ہی خوشکن اور قابل تعریف امر تھا۔ چنانچہ احباب جماعت نے ایک جلسہ میں دوسری تجاویز کے علاوہ یہ تجویز بھی پیش کی کہ:

چوتھی تجویز زنانہ سکول کا جاری کرنا ہے۔ یہ بھی جماعت کی دینی تعلیم و تربیت اور استحکام کے لئے نہایت ضروری ہے اور جب اس علاقہ کی خواتین میں بھی تعلیم پھیل جائے گی اور وہ دینی امور اور جماعتی ضروریات سے واقف ہو جائیں گی تو ان شاء اللہ تعالیٰ احمدیت نہ صرف احمدی خاندانوں میں مستقل طور پر قائم ہو جائے گی بلکہ سرعت کے ساتھ سارے ملک میں بھی پھیل جائے گی اسی طرح مرکزی مسجد کی تعمیر بھی نہایت بابرکت ہے۔ غرض ساری کی ساری تجاویز نہایت اہم ہیں اور مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر کی انتھک خدمات کی کامیابی کا ثبوت اور علاقہ گولڈکوسٹ کے احمدی احباب کے اخلاص کا شاندار ثبوت پیش کر رہی ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خداتعالیٰ مولوی صاحب موصوف کو پیش از پیش خدمات کی توفیق بخشے اور گولڈکوسٹ کے احمدی احباب کے اخلاص میں روزبروز اضافہ فرمائے۔

جیسا کہ محولہ بالا سالانہ رپورٹ سے ظاہر کہ 1944ء میں جماعت احمدیہ گولڈکوسٹ نے زنانہ سکول کے جاری کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ ایک احمدی نے پندرہ ہزار روپے کی زمین اس کے لئے وقف کر دی۔ لجنہ اماء اللہ گولڈکوسٹ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں درخواست کی کہ ہندوستان کی احمدی بہنیں بھی اس کام میں ہماری مدد کریں۔ چنانچہ حضور کی تحریک پر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے چار ہزار روپے بھجوانے کا وعدہ کیا جس میں سے پندرسو کا وعدہ تو لجنہ اماء اللہ دہلی نے مکرم چودھری سر محمد ظفراللہ خاں صاحب کی معرفت کیا اور باقی رقم ملک کی دوسری مختلف لجنہ اماء اللہ پر ڈال دی گئی۔

1947ء: لجنہ اماء اللہ کماسی گھانا اور وا

جیسا کہ ذکر کیا گیا کہ 1930ء کے عشرہ میں گولڈکوسٹ میں دیہی و شہری جماعتوں میں محدود پیمانے پر لجنہ کا قیامِ عمل میں آچکا تھا۔ تاہم گھانا میں یہ لجنہ اماءاللہ کی ابھی ابتداء تھی۔ اسی طرح اشانٹی کماسی اور وا میں لجنہ اماء اللہ کی تنظیم سازی کا کام عمل میں آچکا تھا۔ جیسا کہ کماسی اشانٹی اور علاقہ وا کے اس وقت کے مبلغ مکرم ملک احسان اللہ صاحب مرحوم نے بھی لجنہ کی تشکیل و تربیت میں کام کیا۔ چنانچہ مکرم ملک احسان اللہ صاحب اپنی مئی 1947ء کی ایک رپورٹ میں تحریر کرتے ہیں کہ جماعت کماسی کے بچوں اور بوڑھی عورتوں تک تبلیغی حوالے قرآن و حدیث کے یاد کرائے گئے۔ بحث سے پہلے قاعدہ یسرنا القرآن کی کلاس باقاعدہ لگتی رہی۔ لجنہ نے خدمت خلق کے پروگرام پر عمل کرنا شروع کیا اور ہر ایک نے ہفتہ وار رپورٹ دینی شروع کی۔ چار عورتوں نے تقریر کی مشق کرنے کے لئے نام لکھوائے۔

مکرم ملک صاحب مزید لکھتے ہیں:

12/ مئی 1947ء کو محترم رئیس التبلیغ صاحب (مولانا نذیر احمد مبشر) محترم مولوی عبد الخالق صاحب کو تبدیلی آب و ہوا اور خوراک اور بہتر علاج معالجہ کے خیال سے کماسی میں لے کر آئے اور حلقہ اشانٹی ان کا نگران بنا دیا۔ میں چونکہ کلیو میں پہلے کام کر چکا تھا اس لئے محترم مولوی بشارت احمد نسیم فاضل کو کلیو اور مجھے ان کی جگہ Wa علاقہ ہائے شمالی میں ان سے تبدیل فرمایا۔ محترم موصوف 17/ مئی 1947ء کو کماسی سے مجھے ساتھ لے کر Wa روانہ ہوئے۔ 19/ مئی 1947ء صبح سات بجے کے قریب آ پہنچے۔ 19/20 کو واشہر کے رئیس التبلیغ کی زیر قیادت علاقہ کے چیف اور D.C کو ملنے گئے اور محترم مولوی بشارت احمد نسیم فاضل کے زیر تبلیغ احباب کو ملنے گئے۔ محترم رئیس التبلیغ صاحب نے علاقہ وا میں خدام لجنہ اور اطفال کا پروگرام مرتب کیا اور مناسب نصائح فرمائیں۔

1952ء: کماسی میں لجنہ اماء اللہ کا جلسہ

فروری 1952ء میں کماسی اشانٹی ریجن لجنہ اماءاللہ کا جلسہ ہوا جس میں اہلیہ سعود احمد خان صاحب اور مکرمہ شمسہ سفیر (اہلیہ ڈاکٹر سفیرالدین بشیر احمد صاحب سابق پرنسپل ٹی آئی احمدیہ سکول کماسی) نے لجنہ کے مقاصد پر تقاریر کیں۔ پھر لجنہ اماء اللہ کے قواعد وضوابط پڑھ کر سنائے گئے۔ حاضر خواتین نے حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں دعا کی درخواست بھجوائی۔

جب فروری 1952ء میں کماسی اشانٹی ریجن لجنہ اماءاللہ کا باقاعدہ انتخاب کے ذریعہ لجنہ کا قیامِ عمل میں آیا اور 1953ء میں اسے لجنہ مرکزیہ سے منسلک کر دیا گیا۔ امسال ہر ماہ ایک دو مرتبہ لجنہ کے عام اجلاس ہوتے رہے جن میں مختلف تربیتی اور اصلاحی مضامین سنائے جاتے رہے۔ ایک ہفتہ دینیات کلاس کھولی گئی جو بعد از نماز جمعہ اڑھائی گھنٹے تک جاری رہتی۔ اس کلاس کا نتیجہ بہت خوشکن رہا۔ سیکرٹری محترمہ عائشہ ہر اتوار کو تبلیغی وفد بنا کر بھیجتی رہیں یہ وفد زبانی اور تقسیم لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ کرتا رہا۔ چندہ ممبری باقاعدگی سے وصول کر کے مرکز بھجوایا جاتا رہا۔

حضرت اماں جانؓ کی وفات پر 1952ء میں تعزیتی قرارداد

حضرت مصلح موعودؓ کے صدقہ کے لئے اور دفتر مرکزیہ کی کرسیوں کے لئے بھی رقوم بھجوائی گئیں۔ خدمت خلق کے لئے کام کئے گئے۔ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کی وفات پر 1952ء میں تعزیتی قرارداد بھجوائی گئی۔ ایک چیف کو کھانے کی دعوت دی گئی۔ ایک مبلغ کی روانگی پر الوداعی پارٹی کا انتظام کیا گیا۔

صدر لجنہ اماء اللہ کماسی

1950ء کے عشرہ میں کماسی اشانٹی ریجن میں لجنہ اماءاللہ کا قیامِ عمل میں آچکا تھا اور اس وقت مکرمہ شمسہ سفیر (اہلیہ ڈاکٹر سفیرالدین صاحب سابق پرنسپل ٹی آئی احمدیہ سکول کماسی) بطور صدر لجنہ اماء اللہ کماسی کے طور

پر خدمات کی توفیق پا رہی تھیں جیسا کہ ذیل کی رپورٹ سے ظاہر ہے۔

جنوری 1954ء میں ایک مخلص احمدی اپنی منگیتر کو جو کہ ایک بت پرست تھی اور بچپن سے اس کی منگنی اس سے ہو چکی تھی بغرض دینی تعلیم نماز قرآن مجید وغیرہ سکھانے کے لئے محترمہ شمسہ سفیر اہلیہ ڈاکٹر سفیرالدین صاحب صدر لجنہ اماء اللہ کماسی کے پاس لایا۔ چنانچہ اس خاتون کو بڑی محنت اور محبت سے مذکورہ تعلیم سکھائی۔ اسے یسرنا القرآن ختم کروایا۔ قرآن مجید کی تلاوت اور چند ایک خاص رکوعات کا ترجمہ سکھایا۔ نماز کے آداب، نماز باترجمہ، فقہ، سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر کا مطالعہ، عربی لکھنا، لائف آف محمدؐ اور مختلف انبیاء کی لائف ہسٹری، سلسلہ احمدیہ کی بنیاد اور اس کا مقصد، حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی سیرت، خانہ داری کے متعلق امور، بچوں کی پرورش کے متعلق، فرسٹ ایڈ، مشین کی سلائی اور کشیدہ کاری وغیرہ سکھائے گئے۔ اسی طرح اس وقت اہلیہ مکرم پروفیسر سعود احمد خان صاحب سابق وائس پرنسپل ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کی اہلیہ بھی لجنہ اماء اللہ کے کاموں میں خاصی متحرک رہیں۔

لجنہ اماء اللہ گھانا کے لئے کام کرنے والی خواتین

لجنہ اماء اللہ گھانا کے لئے جن خواتین نے ابتداء میں خدمت کی توفیق پائی ان میں سے مکرمہ آمنہ مبشر صاحبہ اہلیہ مولوی نذیر احمد مبشر، اہلیہ صاحبہ صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب، اہلیہ صاحبہ سعود احمد خان صاحب۔ مکرمہ شمسہ سفیر اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر سفیرالدین صاحب، اہلیہ صاحبہ مولوی عطاء اللہ کلیم صاحب، مریم وہاب صاحبہ اہلیہ مولوی عبدالوہاب صاحب، اہلیہ صاحبہ مولوی نصیر احمد خان خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ابتدائی دنوں میں مولوی نذیر احمد علی صاحب کی اہلیہ صاحبہ نے بھی لجنہ اماء اللہ کے سلسلے میں کام کیا۔ نیز مکرم مولوی بشارت احمد بشیر صاحب نے اپنے پہلے قیام گھانا کے دوران سویڈرو میں لجنہ اماء اللہ قائم کی۔ اسی طرح مکرمہ فرزانہ تبسم صاحبہ بھی شامل ہیں۔

لجنہ اماء اللہ کا ابتدائی جلسہ

1957ء گھانا کی ایک رپورٹ کے مطابق گولڈ کوسٹ کی مستورات کا جلسہ سالانہ جنوری 1957ء میں سالٹ پانڈ کے مقام پر ہوا۔ جس میں دور دراز علاقوں سے احمدی عورتیں بھی خاصی تعداد میں جلسہ میں شامل ہوئیں۔ پہلے دو دن عورتوں نے مردانہ جلسہ میں تقاریر سنیں جبکہ جلسہ سالانہ کے تیسرے دن باہر جنوری کو مسجد احمدیہ سالٹ پانڈ میں عورتوں کا الگ جلسہ ہوا جس میں کئی سو عورتوں نے شرکت کی۔ مسجد بھری ہوئی تھی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ مولوی نذیر احمد صاحب مبشر نے انگریزی میں تقریر کی جس میں انہوں نے دیگر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام میں عورتوں کے حقوق بیان کئے۔ اس کے بعد امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ پروفیسر سعود احمد خان صاحب نے جلسہ سالانہ کے مقاصد کو اپنی تقریر میں واضح کیا۔ آخر میں آمنہ بیگم صاحبہ نے مسجد ہالینڈ کے لیے چندہ کی تحریک کیں اس پر کافی چندہ جمع ہوا۔ دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

اسی طرح 1958ء میں گھانا کی احمدی جماعتوں کا سالانہ جلسہ 16 سے 18/ جنوری کو منعقد ہوا تاہم اب کی دفعہ بعض وجوہات کی بنا پر خواتین کا علیحدہ جلسہ نہ ہوسکا۔ تاہم مردانہ جلسہ میں خواتین کے دو مضمون پڑھ کر سنائے گئے۔ پہلا مضمون اہلیہ مولوی نذیر احمد مبشر صاحب تربیت اولاد کے بارے میں تھا جبکہ دوسرا مضمون اہلیہ صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب پرنسپل ٹی آئی میں سکول کماسی کا تھا جنہوں نے مسلمان عورتوں کی ذمہ داریوں کی طرف احمدی خواتین کی توجہ دلائی۔ ہر دو مضامین کو بہت پسند کیا گیا۔ 1970ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ٹیچی مان میں لجنہ اماء اللہ کے ہال کی بنیاد اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھی۔ 1976ء میں لجنہ اماء اللہ وا کی ریجنل کانفرنس منعقد ہوئی جس میں 12000 سیڈی چندہ اکٹھا ہوا۔

لجنہ اماء اللہ ٹیچی مان کے ہال کا سنگ بنیاد

22/اپریل 1970ء کی صبح کو نو بجے کے قریب حضور کماسی سے شمال کی طرف 75 میل دور ٹیچی مان Techiman کیلئے روانہ ہوئے ٹیچی مان پہنچ کر ساڑھے بارہ بجے حضور یہاں کی نئی تعمیر شدہ مسجد کے افتتاح کیلئے تشریف لے گئے اس تقریب میں احمدی احباب کے علاوہ اس علاقے کے کئی ایک پیراماؤنٹ چیفس اپنے روائتی لباسوں میں ملبوس تشریف فرما تھے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد ریجنل مبلغ مولوی عبدالوہاب صاحب نے حضور کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ پھر ٹیچی مان کے پیراماؤنٹ چیف نے ایڈریس پیش کیا بعد ازاں حضور نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ حضور کا خطاب ایک مجسم دعا تھی جس سے دلوں کے زنگ دھل گئے اور ایمانوں میں تجدید پیدا ہوئی۔ پھر مسجد میں افتتاحی تختی نصب فرمانے کے بعد حضور نے دعا کرائی پھر قریب ہی حضور نے لجنہ اماء اللہ کے ہال کا سنگ بنیاد نصب فرمائی۔ ظہر اور عصر کی نمازیں مسجد میں ادا کیں بعد میں شہر میں سلیمان جوئی SULEMAN JWI کے مکان پر تشریف لے جا کر کھانا تناول فرمایا اور واپس کماسی کیلئے روانہ ہو گئے۔ جہاں حضور ساڑھے پانچ بجے شام پہنچے۔

اللہ تعالیٰ نے مسٹر جمال جانسٹن کو سترہ بچوں سے نوازا تھا، ان میں سے نو بچے اس وقت حیات ہیں۔ ان کی سب سے بڑی بیٹی، مسز سعیدہ فرید مینیہ Menyah، ابتدائی عمر میں ہی قرآن پاک پڑھنا سیکھ گئی اور اس کی عبارتیں پڑھتی تھیں اور کبھی کبھار اہم مذہبی مجلس میں قرآنی آیات کی تلاوت بھی کرتیں۔ بعد میں وہ ایک دہائی سے زیادہ عرصہ تک نیشنل لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹری تعلیم بن گئیں۔

ان کے بڑے بیٹے مسٹر صادق جمال جانسٹن نے بھی چھوٹی عمر ہی میں ہی قرآن پاک پڑھنا سیکھ لیا اور کئی حصے انہیں زبانی یاد تھے۔ سالٹ پانڈ احمدیہ اسکول میں ابتدائی تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ نے عربی، تقابل ادیان، فرانسیسی، لاطینی اور دیگر مضامین کی تعلیم حاصل کی۔ سول سروس میں خدمات کیں اور آخر کار 1978ء میں گھانا پوسٹل سروس کے ڈائریکٹر کے عہدے پر سے سبکدوش ہوئے۔

انہوں نے نجی ٹیوشن کے ذریعہ لندن میٹرک کی سطح تک تعلیم حاصل کی اور سرکاری ملازمت کے دوران ہی آپ نے احمدیہ مشن کیلئے آڈیٹر جنرل خدمت کرنے میں جزوی قربانی پیش کی اور ریٹائرمنٹ کے بعد تیرہ سال احمدیہ مشن پریس کے ساتھ نیشنل ہیڈ کوارٹر اکرا میں رضا کارانہ خدمات انجام دیں۔

مسٹر مسعود جمال جانسٹن مرحوم، ان کے بھائی، عبدالرحیم جمال جانسٹن، ان کی بہنیں، مسز حمیدہ آڈو Addo (اب اپنے شوہر کے ساتھ لندن میں مقیم ہیں) اور مسز سلامت Barnieh مرحوم جمال کے بچوں میں شامل ہیں جنہوں نے اساتذہ کی حیثیت سے تربیت حاصل کی اور ایک طویل عرصے تک احمدیہ مسلم مشن کی خدمت کی۔ اس سے پہلے مسٹر مسعود جانسٹن کئی سال تک جنرل سیکرٹری کی حیثیت سے اور احمدیہ ایجوکیشن یونٹ سے ریٹائر ہونے کے بعد ریجنل ایجوکیشن منیجر کی حیثیت سے خدمات انجام دے چکے تھے۔

جبکہ مسز سلامت برنیہ Barnieh نے لجنہ اماء اللہ گھانا میں اپنا فعال کردار ادا کیا اور اب بھی اس میں اپنا فعال کردار ادا کر رہی ہیں۔ مکرم جمال جانسٹن مرحوم کی ایک اور پوتی مسز خدیجہ براؤن، نرسنگ کے شعبہ میں تھیں اور کچھ سال پہلے ٹیما Tema میں پورٹس اینڈ ہاربرز اتھارٹی کلینک میں سینئر نرسنگ سسٹر کی حیثیت سے ریٹائر ہوگئیں۔ انہوں نے بھی شعبہ لجنہ میں اپنا فعال کردار ادا کیا اور یہ خدمت اب بھی جاری ہے۔ وہ 1993ء سے 1996ء تک لجنہ گھانا کی نیشنل نائب صدر کے عہدے پر فائز رہیں۔

یہاں مسٹر مسعود جمال جانسن مرحوم کے صاحبزادے نورالدین جانسٹن کا ذکر کرنا بھی مناسب ہوگا جو اس وقت Kasoa کاسوا سنٹر میں احمدیہ مشن کے نیشنل مبلغ کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں اور اسی طرح مسز حنّہ Hannah کا بھی۔ جو حافظ جبرائیل سعید مرحوم سابق نائب صدر سوم کی اہلیہ ہیں اور جمال جانسٹن کی پوتی ہیں جنہیں سلسلہ کی خدمات کی توفیق ملی نیز نائب صدر لجنہ کے طور پر بھی کام کی توفیق پائی۔

برانگ اہافو Brong Ahafo ریجن میں لجنہ اماء اللہ کا قیام

برانگ اہافو Brong-Ahafo جنوبی گھانا کا ایک علاقہ ہے جس کے شمال میں بلیک وولٹا دریا اور مشرق میں وولٹا جھیل اور جنوب میں مشرقی و مغربی اشانٹی ریجنوں سے متصل ہے۔ جس کا صدر مقام سنیانی Sunyani ہے۔

1967ء میں برانگ اہافو ریجن میں لجنہ اماء اللہ کا باقاعدہ طور پر آغاز ہوا جس میں محترم منیر شکیل صاحب (جو بعد میں آسٹریلیا میں بھی مبلغ رہے) اور ان کی اہلیہ مکرمہ نعیمہ صاحبہ کی کوششوں کے نتیجے میں ہوا۔ اُس وقت مولوی عبدالوہاب وہاب بن آدم صاحب یہاں ریجنل مشنری کے طور پر 1969ء سے کام کر رہے تھے۔ ایک دفعہ آپ معمول کے مطابق سنیانی دورہ پر گئے اور احباب جماعت کو نصیحت کی کہ وہ منیر شکیل صاحب اور اُن کی اہلیہ نعیمہ صاحبہ سے رابطہ قائم کریں۔ مکرم منیر شکیل صاحب اور اُن کی بیگم نعیمہ صاحبہ پاکستانی اساتذہ تھے اور سنیانی سیکنڈری سکول میں پڑھاتے تھے۔ آپ دونوں مخلص احمدی تھے اور ان کا سنیانی جماعت کے قیام میں بہت اہم کردار تھا۔ محترم منیر صاحب بعد میں سنیانی Sunyani جماعت کے امام بنے اور نعیمہ صاحبہ نے وہاں کے خواتین کو منظم کیا۔

مولانا عبدالوہاب آدم صاحب مرحوم گھانا میں لجنہ اماء اللہ کے قیام کے بارہ میں لکھتے ہیں:

میں نے ضروری سمجھا کہ جماعت کی لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کو برونگ اہافو کی جماعت احمدیہ سے متعارف کرایا جائے۔ واضح رہے کہ 1950 کی دہائی میں احمدیہ مسلم کالج کماسی میں ایک طالب علم کی حیثیت سے تھا جب ڈاکٹر سفیرالدین احمد اور جناب سعود احمد صاحب کی بیگمات، جنہیں Mama (ماں) اور آپا (بہن) کہا جاتا تھا، نے پہلی بار کماسی میں احمدی مسلم خواتین کو لجنہ اماء اللہ میں منظم کرنے کی کوشش کی جس کے نتیجے میں پہلی [مقامی] صدر لجنہ دادی نانا سلامت مقرر ہوئیں جو صرف کماسی تک محدود تھی۔

مجلس انصار اللہ و خدام الاحمدیہ کی طرح جماعت کی خواتین ابھی تک محدود پیمانے پر منظم تھیں۔ اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ جماعت کے بین الاقوامی ہیڈ کوارٹر میں لجنہ اماء اللہ نے ایک شعوری کوشش کے ذریعے شرح خواندگی 100 فیصد حاصل کی ہے۔ کماسی میں لجنہ کی تنظیم کو متعارف کرانے کی کوشش ایک قابل تعریف کوشش تھی۔ برونگ اہافو ریجن کی ذمہ داری کے ساتھ ایک ریجنل مشنری کی حیثیت سے، میں نے اپنا فرض سمجھا کہ تمام ذیلی تنظیموں کو بین الاقوامی ہیڈ کوارٹرز ربوہ میں متعارف کرایا جائے۔ چنانچہ میری خوش قسمتی تھی کہ مجھے مسٹر شکیل منیر اور مسز نعیمہ منیر جیسے مخلص اور مستعد مددگار ملے جو دونوں احمدی بطور سائنس ٹیچر سنیانی سیکنڈری اسکول میں، جو ٹیچی مان سے تقریباً 40 میل دور تھے۔ یہاں یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ برونگ اہافو جماعت جلد ہی ایک نظم و ضبط والی جماعت میں تبدیل ہوگئی۔

لجنہ اماء اللہ گھانا کی اولین خواتین

محترمہ نعیمہ منیر شکیل صاحبہ نے گھانا میں احمدی خواتین کو منظم کرنے میں اہم کردار ادا کیا اور بعد میں علاقائی ہیڈ کوارٹر فیاپرے Fiapre میں بھی لجنہ اماء اللہ کا قیام عمل میں آیا۔ اُس وقت سوآترے کے مسٹر صادق ڈونکر اس علاقے کے مقامی مبلغ تھے اور مسٹر ابراہیم ایڈوما کو سنیانی جماعت کے صدر کے طور پر خدمت کر رہے تھے جبکہ اس سے قبل آپ فیاپرے کے ہی صدر رہ چکے تھے۔ اُس وقت محترمہ فاطمہ عیسو اور محترمہ حوا ایڈوماکو Adomako جماعت کی خواتین تھیں اور انتظامیہ ممبرات میں محترمہ حبیبہ ایوب صاحبہ، جنرل سیکرٹری۔ محترمہ مریم صادق ڈونکر صاحبہ، سیکرٹری مال۔ محترمہ امینہ ڈونکر صاحبہ، سیکرٹری تعلیم شامل تھیں۔

ابتداء میں لجنہ گھانا کی پندرہ ممبرات تھیں۔ ان کے اجلاس ہر پندرہ دن کے بعد منعقد ہوتے تھے اور ہر ممبر 5 پیسے چندہ ادا کرتی تھی اور یہ ادائیگی ہر اجلاس کے موقع پر ہی کر دی جاتی تھی۔ تا کہ تنظیم کا کام احسن طریق پر چل سکے۔ جماعتی خواتین کے تعاون اور محترمہ نعیمہ منیر صاحبہ کی ہدایات کے مطابق لکڑیوں کے تختوں سے لجنہ کا دفتر تعمیر کیا گیا۔ لجنہ کے مرکز کا سرکاری طور پر افتتاح برونگ اہافو کے وزیر مسٹر لائر اووسُو کی موجودگی میں ہوا۔ حاضرین میں اُس علاقے کے مبلغ محترم عبدالوہاب آدم صاحب کے علاوہ فیاپرے کے چیف نانا کوفی بے بوآ بھی شامل تھے۔ محترمہ نعیمہ منیر صاحبہ نے کچھ مخلص ممبرات کے تعاون سے سنیانی کے ایک قریبی قصبہ سوآترے Nsuatre میں 20 ممبرات سے جماعت قائم کی۔

ٹیچی مان میں لجنہ کا قیام

اس کے بعد 1969ء میں جب جماعت کی تعداد بڑھ گئی تو محترمہ نعیمہ منیر شکیل صاحبہ کی کوشش سے ٹیچی مان میں (جو جماعت احمدیہ کا علاقائی دفتر تھا) لجنہ اماء اللہ کا قیام عمل میں آیا۔ محترمہ نعیمہ منیر صاحبہ نے محترمہ حنا قاسم صاحبہ کو انچارج مقرر کیا جنہوں نے ممبرات کی حوصلہ افزائی کی تا کہ وہ اُس علاقے میں مخلص اور فعال ممبرات بن سکیں۔

برونگ اہافو کے علاقے میں دوسرا لجنہ ہال ٹیچی مان کے علاقے میں تعمیر کیا گیا جس پر 600 سیڈی لاگت آئی جو آج کے حساب سے 6 لاکھ سیڈی کے برابر ہے۔ علاقائی ہیڈ کوارٹر میں تنظیم کی سرگرمیوں کو تیز کرنے کے لیے پہلے انتخابات عمل میں آئے تا کہ تمام امور چلانے کے لیے انتظامی مجلس قائم ہو۔ درج ذیل ممبرات منتخب ہوئی۔

حنّا قاسم صاحبہ، صدر۔ حلیمہ جبریل صاحبہ، نائب صدر۔ مریم وہاب آدم صاحبہ، سیکرٹری۔ ہاجرہ احمد اُیکو صاحبہ، سیکرٹری مال۔ ہاجرہ حکیم اڈیجے صاحبہ، سیکرٹری ناصرات زینب ابوبکر صاحبہ، متفرق امور۔

1970ء میں جب ٹیچی مان میں پہلی ریجنل کانفرنس میں منعقد ہوئی تو اس کے بعد لجنہ اماء اللہ گھانا دوسرے علاقوں میں پھیل گئی۔ اس وقت کے ریجنل مبلغ محترم عبدالوہاب آدم صاحب نے اعلان کیا کہ برونگ اہافو میں لجنہ اماء اللہ کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ اب دوسرے علاقوں کو بھی اُن کے نقش قدم پر چلنا چاہیے۔

1977ء میں اشانٹی ریجن کے شہر کماسی میں ایک گول میز کانفرنس منعقد ہوئی جس میں تمام علاقوں سے لجنہ کی نمائندہ خواتین شامل ہوئیں۔ سابق امیر و مشنری انچارج مولانا عبدالوہاب آدم صاحب کی اہلیہ محترمہ مریم وہاب صاحبہ لجنہ اماءاللہ گھانا کی پہلی صدر منتخب ہوئی۔ جبکہ حاجیہ ڈاکٹر عائشہ سلیم صاحبہ کو جنرل سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ ایک سال کے بعد علاقہ اشانٹی کے شہر کماسی میں پہلی قومی کانفرنس کا انعقاد ہوا۔

عہدیداران لجنہ اماء اللہ

1. مریم وہاب آدم صاحبہ صدر لجنہ گھانا
MRS.MARYAM WAHAB ADAM
2. مسز زینب ڈازی۔ سیکرٹری لجنہ گھانا
MRS.ZAINAB DADZIE
3. مسز خدیجہ جانسن۔ سیکرٹری تعلیم
MRS.KHADIJA JOHNSTON
4. مسز مریم نورین۔ سیکرٹری ناصرات
MRS.MARYAM NURAIN
5. مسز زینب جیسی
MRS.ZAINAB GYASI
6. مسز ہانا جانسن۔ سوشل ویلفیئر سیکرٹری
MRS.HANNAH JOHNSTON
7. مسز سعیدہ حسن عطاء۔ سیکرٹری مال
MRS.SAEED HASAN ATTAH

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا دورہ گھانا

1987ء پر ایک طائرانہ نظر

صدر لجنہ اماءاللہ مرکزیہ حضرت مریم صدیقہ صاحبہ کی لجنہ اماءاللہ کے اجتماع میں شمولیت

جماعت گھانا کی تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا کہ حرم حضرت مصلح موعودؓ، حضرت مریم صدیقہ صاحبہ نے نائیجیریا کے دورہ کے بعد گھانا کا دورہ کیا اور لجنہ کی کئی تقریبات میں شامل ہوئیں۔ آپ لجنہ اماء اللہ گھانا کے دسویں سالانہ اجتماع منعقدہ کماسی میں شرکت کرنے کیلئے تشریف لائیں جس کا پروگرام پہلے ہی ایک پمفلٹ کی صورت میں شائع کیا گیا۔ آپ کی آمد کیلئے تفصیلی پروگراموں کو کئی ماہ پہلے ہی مکرم امیر صاحب گھانا اور مکرم صدر لجنہ گھانا کی ہدایات کی روشنی میں ترتیب دیا جاچکا تھا۔ اگرچہ پروگرام بیس ایام پر مشتمل تھا تاہم حسب ارشاد اسے محدود کیا گیا۔ اس دورہ میں قیام و طعام کے سلسلہ میں مکرم ڈاکٹر تاثیر مجتبیٰ صاحب اور ان کی اہلیہ نیز مکرم سید قاسم احمد شاہ صاحب نے بھی اپنی خدمات پیش کیں۔

1987ء میں کماسی کے منعقد ہونے والے اجتماع میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی صدر شرکت فرمائی۔ اور گھانا کے مختلف شہروں کا دورہ کیا۔ آپ 29/اگست کو نائیجیریا سے گھانا پہنچیں۔ احمدیہ مسلم مشن ہاؤس اکرا کی مسجد میں لجنہ گھانا نے آپ کی خدمات میں سپاسنامہ پیش کیا۔ آپ نے قصبہ منگواسی Manguase تشریف لے جاکر لجنہ اماء اللہ سے خطاب کیا۔ آپ سالٹ پانڈ، اکرافو اور اسارچر بھی تشریف لے گئیں۔ علاقہ اشانٹی میں کماسی میں لجنات کے اجتماع کا 4/ستمبر کو افتتاح فرمایا اور 5/ستمبر کو لجنہ و ناصرات الاحمدیہ میں انعامات تقسیم فرمائے۔ علاقہ اشانٹی میں قیام کے دوران آپ آسوکورے بھی تشریف لے گئیں جہاں آپ نے احمدیہ ہسپتال کا دورہ کیا۔ 7/ستمبر کو آپ گھانا سے لندن کیلئے روانہ ہوگئیں۔ روانگی سے قبل ایک تقریب میں مرکزیہ صدر لجنہ کی خدمت میں لجنہ اماء اللہ گھانا کی طرف سے تحائف بھی پیش کئے گئے۔ مکرم صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ 8/ستمبر کو لندن پہنچ گئیں اور 23/ستمبر کو پاکستان کیلئے روانہ ہوگئیں۔

خدیجہ میگزین کا اجراء

احمدیہ مسلم صد سالہ جشن تشکر جو 23/مارچ 1989ء کو جماعت احمدیہ نے عالمگیر سطح پر منایا، کو موقع پر مختلف ممالک میں کئی اہم پروگرام بنائے اور نئے اخبارات و رسائل بھی شائع کرانے کے طور شروع کئے گئے۔ لجنہ اماء اللہ گھانا نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی منظوری خدیجہ میگزین جاری کیا۔ گھانا کا یہ پہلا مسلم میگزین تھا۔ اس سے قبل گھانا میں کسی بھی مسلمان فرقہ کی طرف سے کوئی رسالہ موجود نہ تھا۔ لجنہ گھانا یہ رسالہ آج بھی بفضلہ تعالیٰ شش ماہی رسالہ کے طور پر جاری ہے۔

اس کا پہلا شمارہ مئی 1989ء میں نکلا۔ تاہم اسے باقاعدہ طور اگست 1989ء میں لانچ کیا گیا۔ اس کے بارہ میں اس کی پہلی ایڈیٹر مس سکینہ یونسو صاحبہ تحریر کرتی ہیں:

On Friday, 4th August 1989 the Khadija Magazine was launched at a simple but impressive ceremony at the National Headquarters of the Ahmadiyya Muslim Mission, Ghana as the first Muslim Women's Magazine to be launched in Ghana. The launch was performed by the renowned Ghanaian lady and one-time Minister of Communication, Miss Joyce Aryee, now the Chief Executive Officer of the Ghana Chamber of Mines.

خواتین گھانا کے عطیات سے تعمیر کردہ مساجد کی تعداد

2019ء میں محترم امیر صاحب گھانا نے اعلان کیا کہ لجنہ اماء اللہ کی

ممبرات کو نومبائعات کے لئے مساجد بنانے کے لیے رقم اکٹھی کرنی ہے جو GHS 1800000 ہونی چاہیے تو لجنہ گھانا نے اس آواز پر لبیک کہا اور ارادہ کیا کہ گھانا کے شمالی علاقوں میں 12 نئی مساجد احمدی خواتین کے لیے تعمیر کروائیں گی۔ کچھ خواتین نے اکیلے ہی مساجد کی تعمیر کروادی۔

نام	تعداد مساجد
حاجیہ سارہ بونسو صاحبہ	1
حاجیہ محمد ثانی صاحبہ	3
حاجیہ سلمیٰ فاروق صاحبہ	2
حاجیہ آسیہ ثانی محمود صاحبہ	1
حاجیہ صادقہ بیوعا صاحبہ	3
حاجیہ فتیحہ مبینہ اُدوسی ڈونکر صاحبہ	1
حاجیہ نبیلہ حمند صاحبہ	1

اس کے علاوہ 8 ممبرات نے مل کر ایک اور مسجد تعمیر کروائی۔ کچھ اور ممبرات نے بھی مساجد تعمیر کروائیں مگر رپورٹ نہ کی۔ لجنہ کی بہت سی مزید ممبرات نے مختلف علاقوں میں مساجد کی تعمیر کے لئے مالی قربانی کی۔ اس کا آغاز تین سال قبل ہوا تھا اور اب تقریباً مکمل ہوچکا ہے۔ لجنہ اماء اللہ کی بہت سی ممبرات نے مالی قربانی میں حصہ لیا اور کل رقم جو اکٹھی کی گئی وہ GHS81672600 ہے۔ ابھی بھی خواتین اس مالی قربانی میں حصہ لے رہی ہیں تا کہ سال کے آخر تک یہ منصوبہ پایہ تکمیل کو پہنچ سکے۔

گریٹر اکرا کی لجنہ اماء اللہ نے گھانا کے جامعۃ المبشرین کے لئے ایک جدید طرز کے باورچی خانہ کی تعمیر کے لیے مالی معاونت کا وعدہ کر رکھا ہے۔ الحمد للہ اس کے زمینی حصے کے لیے خواتین نے کثیر مالی قربانی دی لیکن پہلی منزل کے لئے جاری نہ رکھا جا سکا۔

خلفاء سلسلہ کے ارشادات کے مطابق لجنہ اماء اللہ کی مالی قربانیاں

وہ احمدی خواتین جو کام کرتی ہیں وہ چندہ عام یا چندہ حصہ آمد ادا کریں۔

لجنہ کی خواتین نے کوفوریڈوآ کی مسجد کی تعمیر کے لیے مالی قربانی دی۔

لجنہ کی خواتین نے نیشنل ہیڈ کوارٹر کے لیے رقم فراہم کی۔

لجنہ کی خواتین تحریکِ جدید کی مدد سے بڑی قربانیاں پیش کرتی ہیں۔

مثال کے طور پر پچھلے تین سالوں سے تحریکِ جدید میں پہلی اور دوسری سب سے زیادہ ادائیگی کرنے والی خواتین اشانٹی کے علاقے سے تعلق رکھتی ہیں۔

خلافتِ خامسہ کے دور میں لجنہ گھانا کی کامیابیاں

نیشنل، علاقائی، ضلعی اور مجلس کی سطح پر لجنات کے اجتماعات واجلاسات میں باقاعدگی کے رجحان میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ نیز علمی و ورزشی مقابلہ جات میں بھی اضافہ ہوا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق 2019ء میں مغربی افریقہ کے ممالک کے لئے ایک ورکشاپ کا اہتمام کیا گیا۔ اس کے بعد عہدہ داران کے لیے مزید تربیتی پروگرام منعقد ہوئے تا کہ وہ بہتر طریقے سے کارکردگی کی رپورٹ پیش کرسکیں۔ ان تربیتی پروگراموں کے نتیجے میں پچھلے دو سالوں سے وقتِ مقررہ پر اور باقاعدگی سے رپورٹیں مرکز کو بھیجی جاتی ہیں۔

انفارمیشن ٹیکنالوجی کے لئے منعقد تربیتی پروگرام کے نتیجے میں سب عہدہ دار خواتین ای میل اور میڈیا کا استعمال کرسکتی ہیں اور اپنا کام بہتر طور پر سرانجام دیتی ہیں۔ مختلف پروگراموں میں ناصرات کی شمولیت میں 40 فیصد سے زائد اضافہ ہوا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ کے خطبات دیکھنے اور آگے پہنچانے میں بھی بہتری آئی ہے۔ تربیتی کلاسز کی وجہ سے ایم ٹی اے دیکھنے کی اہمیت کو اُجاگر کیا گیا اور بہت سے گھروں میں ایم ٹی اے لگانے کے باعث بچوں کے ساتھ ایم ٹی اے دیکھا جاتا ہے۔ مرکز سے موصول شدہ تمام ہدایات کو ترتیب سے رکھا جاتا ہے۔ اس طرح لجنہ اماء اللہ کا اسلامی تعلیمات کی طرف رجحان بہتر ہوا ہے مثلاً قرآن کریم سیکھنے، خلافت احمدیہ سے زندہ رابطہ رکھنے میں نیز پردہ سے متعلق بہت سی خواتین میں بہتری آئی ہے اور مزید خواتین اس طرف توجہ دے رہی ہیں۔ یونیورسٹی کی طالبات نے بھی اپنے اداروں میں حجاب یا مکمل پردہ شروع کر دیا ہے۔

اسی طرح لجنہ اماء اللہ گھانا نے چندہ تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کے بارے میں بہتر معلومات فراہم کی ہیں اور مزید خواتین اور ناصرات اس میں ادائیگی کر رہی ہیں اور اس تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

مالی قربانیاں اور لجنہ اماء اللہ کا اخلاص

اللہ کے فضل سے عاملہ میٹنگ میں باقاعدہ مالی رپورٹ پیش کی جاتی ہے۔ ادائیگیاں ہمیشہ رسیدوں کے ذریعے ہوتی ہیں اور ان ادائیگیوں کی پڑتال زونل آڈیٹر کرتے ہیں۔ ہر مہینہ اس بارے میں رپورٹ پیش کی جاتی ہے۔ الحمد للہ بہت سی خواتین نے مختلف مالی قربانیوں میں حصہ لیا۔ مثال کے طور پر وقفِ جدید اور تحریکِ جدید میں:

2020ء - 2021ء: لجنہ کی ادائیگی GHS 415 40661

2020ء - 2021ء: ناصرات کی ادائیگی GHS 114 46261

2021ء - 2022ء: لجنہ کی ادائیگی GHS 494 11461

2021ء - 2022ء: ناصرات کی ادائیگی GHS 70 20990

خواتین ظاہراً بھی اور پوشیدہ طور پر بھی مالی قربانی میں حصہ لیتی ہیں۔

حاجیہ سارہ بونسو صاحبہ نے 60 ہزار گھانا سیڈی پیش کئے جو اس وقت بہت بڑی رقم تھی جس سے کوفوریڈوا کی مسجد کی تعمیر کا آغاز کیا گیا۔ یہ مسجد احمدی خواتین کی پیش کردہ رقم سے ہی تعمیر کی گئی۔ حاجیہ محمد ثانی صاحبہ نے GHS 2600000 پیش کئے تا کہ لجنہ اماء اللہ کے اجتماع کے موقع پر نومبائعات (نئی احمدی خواتین) کے کھانے کا انتظام کیا جائے۔ جب سابقہ صدر رُقیہ خالد صاحبہ مرحومہ نے قومی ہیڈ کوارٹر کے لیے چندہ کی درخواست کی تو مسز رحیمہ لارتے وہ خاتون تھیں جنہوں نے GHS500000 کی رقم پیش کی تا کہ لجنہ کے ہیڈ کوارٹر کا ابتدائی کام کیا جا سکے۔

سالانہ اجتماعات لجنہ اماء اللہ گھانا

1940ء سے لے کر 1977ء تک لجنہ اماء اللہ گولڈ کوسٹ گھانا کے کئی اجتماعات اور جلسے ہوئے اور 1950ء کے عشرہ سے 1977ء تک جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک دن کے لئے لجنہ اماء اللہ جلسہ سالٹ میں منعقد ہوتا رہا جس میں ملک بھر سے سینکڑوں خواتین شامل ہوتی ہیں۔ اس دور میں بطور صدر لجنہ اماء اللہ پاکستانی مبلغین یا پاکستانی اساتذہ کی بیگمات خدمات بجالاتی رہیں۔ جیسا کہ اس دور کی متعدد رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے۔

تاہم جب پہلے گھانین امیر مولانا عبد الوہاب کا 1975ء میں تقرر ہوا اور پھر 1977ء میں پہلی گھانین صدر لجنہ اماء اللہ گھانا مکرمہ مریم وہاب صاحبہ مقرر ہوئیں تو پھر 1978ء میں لجنہ اماء اللہ گھانا کا پہلا مرکزی اجتماع منعقد ہوا۔ جسے پہلا مرکزی اجتماع قرار دیا گیا۔

پہلی و دوسری نیشنل لجنہ اماء اللہ کانفرنس

نیشنل سطح پر لجنہ اماء اللہ کی پہلی کانفرنس 1978ء کو منعقد ہوئی۔ دوسری کانفرنس نومبر 1979ء میں ٹیچی مان میں منعقد ہوئی۔ چنانچہ 1978ء میں جب لجنہ اماء اللہ گھانا کا پہلا مرکزی اجتماع منعقد کیا گیا تو اس کے بعد سے تا حال 2022ء تک 39 مرکزی اجتماعات منعقد ہو چکے ہیں۔ جس میں ملک بھر سے سینکڑوں ہزاروں لجنات و ناصرات الاحمدیہ ماسوا تین سال 1983ء، 1986ء اور 1994ء بوجوہ سالانہ اجتماعات نہ شامل ہوئیں۔ اسی طرح 2020ء سے 2022ء تک COVID-19 کی وبا کے باعث بھی اجتماع منعقد نہ ہوئے۔

بقیہ: سو سال قبل کا الفضل...... از صفحہ 14

کہ جن لوگوں نے خدا کے احکام کی پرواہ نہیں کی اور ان کو پسِ پشت ڈال دیا ہے وہ قرآنِ کریم کی تعریف کے مطابق اسلام سے خارج ہیں۔ گو نام کے لحاظ سے ہم ان کو مسلمان ہی کہتے ہیں کیونکہ انہوں نے اپنا نام مسلمان رکھا ہے، ہاں حقیقتِ اسلام کے لحاظ سے ہم کہتے ہیں کیونکہ جو آواز خدا کی طرف سے آئی تھی اس کو وہ رد بھی نہ کرتے۔

میں آخر میں پھر آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اصل طریق کسی بات کی حقیقت دریافت کرنے کا یہ ہے کہ اس کے پرکھنے کے معیار پہلے دریافت کیے جاویں۔ پھر اگر ان معیاروں پر وہ سچی ثابت ہو تو مان لیا جائے اور اس کے مان لینے سے جو فرائض بھی عائد ہوں ان کو بھی مان لیا جائے۔ اور اگر جھوٹی ثابت ہو تو ترک کر دینا چاہیے۔ جزئیات کے ذریعہ کسی چیز کی سچائی اور جھوٹا ہونا ہرگز ثابت نہیں ہوسکتا اور اس گورکھ دھندا میں پڑ کر انسان ساری عمر نہیں نکل سکتا۔ اگر آپ چاہیں تو ہم سلسلہ کی ایسی کتب آپ کو بھجوا سکتے ہیں جن کے ذریعہ سلسلہ کی صداقت آپ پر منکشف ہوسکتی ہے۔''

صفحہ 3 تا 14 پر زیرِ عنوان ''مولوی محمد علی صاحب کی کھلی چٹھی کے جواب الجواب کا جواب اور ان کے مخفی ارادوں کا ظہور'' ایک طویل آرٹیکل شائع ہوا ہے۔ جس میں امیر اہلِ پیغام مولوی محمد علی صاحب کے بعض سوالات کا جواب دیا گیا ہے۔

صفحہ نمبر 14 پر حضرت مصلح موعودؓ کا خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ 15/ دسمبر 1922ء شائع ہوا ہے۔

مذکورہ بالا اخبار کے مفصل مطالعہ کے لیے درج ذیل لنک ملاحظہ فرمائیں۔

https://www.alislam.org/alfazl/rabwah/A19221221.pdf

دیا طاہرہ بکر۔نیشنل صدر لجنہ۔مبرور جٹالہ، مبارکہ شاہ امریکہ۔ باتعاون لجنہ سیکشن مرکزیہ

لجنہ اماءاللہ امریکہ کی مالی قربانیاں اور اخلاص و وفا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماءاللہ اولین دن سے مالی قربانی میں صف اول میں شامل رہی ہے۔لجنہ اماءاللہ کی تاریخ قربانی کے بہت سے روح پرور واقعات سے بھری ہوئی ہے، جس قربانی کا وعدہ انہوں نے اپنے لجنہ اماءاللہ کے عہد میں کیا۔بہت سی ممبرات کی ایسی زندہ مثالیں موجود ہیں جنہوں نے اپنے جان،مال،وقت اور اولاد کو اپنے دین،قوم اور خلافت کی خدمت کے لیے وقف رکھا۔ان میں سے اکثریت نے اپنی ہر چیز حتیٰ کہ اپنے زیور کو بھی ضرورت پڑنے پر پیش کرنے سے دریغ نہیں کیا۔

لجنہ اماءاللہ ہائے امریکہ کی تجنید تقریباً 7253 ممبرات اور 1212 ناصرات پر مشتمل ہے۔

لجنہ اماءاللہ کی قربانیوں کا مختصر احوال درج ذیل ہے۔

اولین قربانیاں

1923ء میں پہلی مالی تحریک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی طرف سے تمام دنیا کی لجنہ اماءاللہ کو جو کی گئی وہ 50 ہزار روپے کی تھی تا کہ برلن (جرمنی) میں ایک مسجد کی تعمیر کی جا سکے۔

تھوڑے ہی وقت میں احمدی خواتین نے اس تحریک میں لبیک کہتے ہوئے 70 ہزار روپے جمع کر لیے۔سوئینگ سرکلز (سلائی حلقوں) کی ممبر احمدی امریکی خواتین نے بہت جوش وخروش سے اُس مالی تحریک میں حصہ لیا اور بعض ممبرات نے دس ڈالر تک کی کثیر رقم ادا کی۔اگرچہ موجودہ زمانہ کے لحاظ سے یہ معمولی رقم ہے لیکن 1923ء میں 5 ڈالر سے ایک ایکڑ زمین آسانی سے خریدی جا سکتی تھی۔اس لحاظ سے یہ ایک کافی بڑی قربانی تھی۔ (تاریخ لجنہ)

مسجد کا سنگ بنیاد 5/ اگست 1923ء کو رکھا گیا لیکن اُس زمانہ کے نامساعد حالات کی وجہ سے برلن مسجد تعمیر نہیں کی جا سکی تاہم لجنہ اماءاللہ کی طرف سے جمع شدہ فنڈ کو مسجد فضل لندن کی تعمیر میں استعمال کیا گیا۔

(خطبہ جمعہ 17/ اکتوبر 2008ء)

اولین قربانیاں کرنے والی خاموش مجاہدات

گزرے ہوئے ماہ و سال میں کثیر تعداد میں ممبرات نے جماعت احمدیہ کے لیے مالی قربانیاں پیش کیں۔ان میں سے چند اہم کا ذکر کیا جاتا ہے۔

1948ء میں لجنہ اماء اللہ نے پہلے جلسہ سالانہ جماعت ہائے امریکہ کے لیے ایک ٹینٹ بنایا جو Dayton شہر میں 5/ ستمبر 1948ء کو منعقد ہوا۔

1960ء کی دہائی میں کچھ نومبائع احمدی خواتین نے ٹائپ رائٹر خریدے اور ان کا استعمال بھی خود ہی کرنا سیکھا تا کہ لجنہ کا تمام کام اس پر کیا جا سکے۔بہت سی خواتین انتہائی غریب تھیں اس کے باوجود وہ اپنی معمولی کمائی سے بھی چندہ عام ضرور ادا کرتیں۔

ہر اہم پراجیکٹ کے لیے لجنہ نے یہ منصوبہ بندی کی کہ پہلے مقامی طور پر چندہ اکٹھا کریں گے۔خواتین نے اپنی تخلیقی صلاحیتوں کا استعمال کرتے ہوئے اپنی بنائی ہوئی مصنوعات بیچ کر جس میں جیولری، ٹوکریاں، مٹی کے برتن، کپڑے، ٹوپیاں، گڑیاں، برتن، موم بتیاں، رضائیاں، قالین، ٹیبل نیپکن اور ڈرائی فلاور ایرجنمنٹ شامل ہیں اپنے اخراجات پورے کیے۔انہوں نے انتھک محنت کے ساتھ عربی کیلی گرافی کا استعمال کرتے ہوئے دیواروں کے لیے پینٹنگز بنائیں۔

ان مصنوعات اور کھانے پینے کے سٹال سے ہونے والی آمد سے سالوں تک جماعتی اخراجات میں مدد ہوتی رہی۔ایک موقع پر جب یہ معلوم ہوا کہ جماعت احمدیہ امریکہ کا مرکزی فنڈ تقریباً ختم ہوگیا ہے تو لجنہ اماءاللہ امریکہ نے میدان عمل میں کام کرنے والے مشنری صاحبان کے سفری اخراجات پورے کرنے کے لئے رقم جمع کی۔لجنہ اماءاللہ نے افریقہ میں ایک اسکول کی تعمیر کے لیے بھی رقم جمع کی جب کہ ان اپنے ہاں کوئی دینی اسکول موجود نہیں تھا۔

گزشتہ دہائیوں میں تحریک جدید و وقف جدید میں کی گئی مالی قربانیاں

تحریک جدید و وقف جدید کے میدانوں میں لجنہ اماءاللہ نے شاندار قربانیاں پیش کیں۔جیسا کہ تاریخ میں محفوظ ہے 38-1937ء میں تحریک جدید کا لجنہ اماءاللہ Cleveland اور Indianapolis کا چندہ مردوں کے تحریک جدید کے چندہ سے زیادہ تھا۔

1952ء میں Dayton شہر کی تحریک جدید کی سیکرٹری مکرمہ لطیفہ کریم نے اپنی تمام جائیداد بشمول اپنا گھر اور زمین جماعت کے لیے وقف کر دی۔بعد ازاں ان کی زمین پر مسجد تعمیر کی گئی۔

الحمدللہ گزشتہ 2 دہائیوں کی لجنہ اماءاللہ کی تاریخ، لجنہ کی اپنے عہد کے ساتھ وفا اور اخلاص کی داستانوں سے بھری ہوئی ہے جس میں انہوں نے اپنے جان، مال، وقت اور اولاد کو اپنے دین کی خاطر قربان کرنے کا عہد کیا ہواہے۔اس سلسلہ میں انہوں نے اپنی ملکیتی چیزیں خاص کر اپنے زیور کو جب بھی اور جہاں بھی ضرورت پڑی فوری پیش کیا اور اس طرح مجموعی طور پر تقریباً 3.9 ملین ڈالر سے زائد کی رقم تحریک جدید و وقف جدید میں پیش کی۔یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ناصرات بھی اس قربانی میں لجنہ کے شانہ بشانہ شامل رہیں۔

گزشتہ سال 2020ء - 2021ء میں

تحریک جدید

☆2900 لجنہ ممبرات نے 342000 ڈالر کی قربانی پیش کی۔

☆ 680 ناصرات نے 25000 ڈالر کی قربانی پیش کی۔

وقف جدید

☆ 100 فی صد مجالس نے 675100 ڈالر کی قربانی پیش کی۔

☆ 10762 لجنہ، ناصرات اور بچوں نے وقف جدید میں شمولیت اختیار کی جو کہ تجنید کا 71.6٪ بنتا ہے۔

1990ء کے اوائل میں مکرمہ امۃ الحکیم عبداللہ صدر لجنہ اماءاللہ یو ایس اے کی زیر صدارت لجنہ اماء اللہ نے 300000 ڈالر مسجد بیت الرحمٰن فنڈ کی مد میں جمع کرنے کا وعدہ کیا اور غیر معمولی قربانی کرتے ہوئے اس فنڈ میں 533660 ڈالر جمع کیے۔

1982ء میں لجنہ اماءاللہ یو ایس اے کی ممبرات نے قادیان میں گیسٹ ہاؤس کی تعمیر کے لیے 7,000 ڈالر اسپانسر کیے۔یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اُس وقت ڈالر کی قیمت موجودہ قیمت سے بہت زیادہ بلند تھی۔

2000ء - 2001ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے پاکستان میں دار الیتمیٰ کی تعمیر کی تحریک فرمائی تو لجنہ اماءاللہ نے اس موقع پر 10,000 ڈالر جمع کرنے کا وعدہ کیا اور ایک سال کے اندر اندر 75000 ڈالر سے زائد کی رقم اس مقصد کے لیے پیش کی۔

2002ء میں لجنہ اماءاللہ نے ایک نئے منصوبہ ”From our children to your children“ جس میں خدمت خلق اور تربیتی امور کو شامل کیا گیا تھا کا آغاز کیا۔اس پروگرام کی منظوری اس وقت کے امیر صاحب مکرم احسان ظفر نے دی جس میں حضور انور کے تجویز کردہ غیر ترقی یافتہ ممالک کے بچوں کے لیے چندہ اکٹھا کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماءاللہ یو ایس نے 200000 ڈالر لندن مسجد کے لیے بھی پیش کیے۔

2012ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماءاللہ کو ایک نئے خدمت خلق پراجیکٹ کے لیے 75000 ڈالر دو ماہ میں جمع کرنے کا ٹارگٹ دیا تا کہ افریقہ میں ایک ماڈل گاؤں تعمیر کیا جا سکے۔لجنہ اماءاللہ یو ایس اے نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش پر لبیک کہتے ہوئے 200 فی صد سے زائد رقم 2 ماڈل گاؤں کی تعمیر کے لیے رقم اکٹھی کی۔الحمدللہ تب سے لجنہ اماءاللہ یو ایس اے 75000 ڈالر ہر 2 سال میں جمع کرتی ہے تا کہ افریقہ میں ایک گاؤں کے معیار زندگی کو بہتر بنایا جا سکے۔(تاریخ لجنہ)

2021ء میں 81 ممبرات نے فوری لبیک کہتے ہوئے 75000 ڈالر کی خطیر رقم افریقہ میں ماڈل گاؤں کے لیے اکٹھی کی۔

لجنہ ہال/کانفرنس سینٹر

لجنہ ہال کی تعمیر کا منصوبہ 2012ء کی شوریٰ تجاویز میں پیش کیا گیا جس کی بعد ازاں حضور اقدس نے از راہ شفقت منظوری عطا فرمائی۔اس ہال کی تعمیر کا مقصد بڑے پیمانے پر منعقد ہونے والے پروگرامز اور لجنہ اماءاللہ کو دیگر سہولیات کے لیے مناسب جگہ کا مہیا کرنا تھا۔

یہ زمین 2017ء میں خریدی گئی اور یکم جنوری 2018ء کو 400000 ڈالر میں اس کی نقد ادائیگی کی گئی۔اس کا رقبہ 7.73 ایکڑ ہے۔یہ قطعہ زمین مسجد بیت الرحمٰن جو کہ جماعت احمدیہ مسلمہ یو ایس اے کا ہیڈ کوارٹر ہے سے ملحق ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کا دورۂ امریکہ 2022ء

حضور اقدس نے حالیہ دورہ کے دوران 16/ اکتوبر 2022ء بروز اتوار کو اس جگہ کا معائنہ فرمایا اور مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ کی درخواست پر دعا فرمائی۔الحمدللہ۔

لجنہ ہال کے لیے مالی تحریک

2017ء میں Lajnah Mentoring Conference کے موقع پر اور 2018ء میں لجنہ شوریٰ کے موقع پر لجنہ ہال کے لیے چندہ کی

مہم کا آغاز کیا گیا۔بہت سی ممبرات نے نقد ادائیگی اور کچھ ممبرات نے اپنے سونے کے زیور اسی موقع پر پیش کر دیئے۔الحمد للہ۔

زائن مسجد کا منصوبہ

اکتوبر 2019ء میں امیر صاحب جماعت ہائے امریکہ مکرم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد نے لجنہ اماء اللہ امریکہ کو تحریک کی کہ وہ زائن میں مسجد کی تعمیر کی ذمہ داری اٹھائیں اور اس طرح سے یہ پہلی مسجد ہوگی جو کہ لجنہ کے چندہ سے تعمیر ہوئی ہوگی۔

نیشنل صدر صاحبہ Dhiya Tahira Bakr صاحبہ نے یہ پیغام 2019ء کی شوریٰ میں ممبرات کے سامنے پیش کیا۔لجنہ اماء اللہ یو ایس اے کے خوشی اور مسرت کے جذبات اس اعزاز کے ملنے پر دیدنی تھے۔انہوں نے اُسی وقت بڑے جوش اور جذبے سے فنڈ اکٹھا کرنے کی مہم کا آغاز کر دیا۔

2022ء کا سال اقتصادی اور معاشرتی سختی کے لحاظ سے ایک مشکل سال کے طور پر یاد رکھا جائے گا۔

کرونا وائرس کی وبا کی تباہ کاریاں ایک عالمی جنگ کی تباہ کاریوں سے کم نہیں تھی۔اس موضوع پر جماعت سے خطاب فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 21؍ مارچ 2020ء کو فرمایا:

’’اس وائرس نے لوگوں کو یہ سوچنے پر مجبور کیا کہ خدا کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔سچا اور زندہ خدا اسلام ہی کا خدا ہے۔اُسی نے یہ اعلان کیا ہے کہ وہ جو اس کی طرف آنے کی کوشش کرتے ہیں وہ ان کو ہدایت دیتا ہے۔وہ یہ کہتا ہے کہ وہ تیزی سے ان کی طرف آتا ہے جو اس کی طرف محض ایک قدم بھی بڑھائیں اور وہ ان کو اپنی پناہ میں لے لیتا ہے۔‘‘

لجنہ اماء اللہ نے پیارے حضور کے اس پیغام پر بھر پور اطاعت اور اخلاص کا اظہار کیا اور اس مشکل ترین وقت میں اپنے مقصد کی تکمیل کو ہرگز نظر انداز نہیں کیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے لجنہ اماء اللہ یو ایس اے نے اپنے ٹارگٹ کو عبور کرتے ہوئے جو کہ 1.2ملین ڈالر جمع کرنے کا تھا 1.7 ملین ڈالر سے زائد کی رقم زائن مسجد کی تعمیر کے لیے پیش کی۔الحمد للہ علی ذالک۔

دیگر تازہ ترین مالی قربانیوں کا بیان

- نظام وصیت میں شمولیت:1776 (جو کہ لجنہ کی موجودہ تجنید کا 20.76٪ بنتا ہے۔)
- بچوں کے لیے عید گفٹ فنڈ:گزشتہ 20 سالوں سے 25000 ڈالر سے 50000 ڈالر رقم اندازاً ہر سال جمع کی جارہی ہے۔
- لجنہ چندہ:تخمیناً 400000 ڈالر سالانہ ممبری چندہ اور 60000 ڈالر اجتماع موصول ہوا۔
- زائن مسجد پراجیکٹ:1.7ملین ڈالر
- خدمت خلق چندہ برائے ضرورت مند خواتین:14397 ڈالر
- چیرٹی پروگرامز(ہیومینٹی فرسٹ،Up to Us) میں 6000ڈالر کے ذریعے مدد فراہم کی۔
- خدیجہ اسکالرشپ:10000 ڈالر تقریباً ہر سال تقسیم کیے گئے۔
- بلال فنڈ میں اندازاً 2000ڈالر سے 3000 ہزار ڈالر ہر سال اکٹھا کیا گیا۔

لجنہ اماءاللہ یو ایس اے کی ممبرات کا اخلاص

Aliyyah Ali Sahiba:

ان کا تعلق kennwr,Lousiana near New Orleans سے تھا لیکن شگاگو illinois میں مقیم تھیں۔آپ پہلی افریقن امریکن خاتون تھیں جنہوں نے حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب کے ذریعے 1921ء میں اسلام احمدیت قبول کی۔واحد افریقن امریکن خاتون ہونے کے انہیں نسلی تعصب کا سامنا کرنا پڑا لیکن وہ ثابت قدم رہیں اور متعصب ممبرز خود ہی جماعت چھوڑ گئے۔

Atiyyah Bengalee Sahiba

اگرچہ ان کا نام ریکارڈ میں بطور نیشنل صدر لجنہ کے موجود نہیں تاہم وہ اس بات کی مستحق ہیں کہ ان کی عزت افزائی ان کی غیر معمولی خدمات اور لجنہ ممبرز کی تربیت کے حوالے سے کی جائے۔عرصہ بارہ سال تک سسٹر عطیہ نے خواتین کے لیے کام کیا خاص کر شگاگو میں جہاں آپ مقیم تھیں۔آپ نے اپنے خاوند کی(جو کہ اس وقت جماعت کے واحد مشنری تھے) ہر لحاظ سے مدد کی جو کہ اُس وقت احمدیت کو ان نامساعد حالات میں مستحکم کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

Aliyyah Muhammad Sahiba

آپ پہلی منتخب مقامی صدر پیٹر برگ تھیں (1932ء) ایک بار جب پیٹر برگ کی جماعت کو جماعتی پروگرامز منعقد کرنے کے حوالے سے دقت کا سامنا تھا اور انہیں کسی جگہ کی ضرورت تھی۔تو انہوں نے اپنے گھر کا کچھ حصہ ایک سال سے زائد عرصہ کے لیے وقف کیا۔ایک موقع پر پیٹر برگ مشن میں انہوں نے رات کے کھانے کے لیے بڑے پیمانے پر چاول بنائے۔کھانے کے بعد ڈاکٹر محمد یوسف خاں صاحب (مشنری) کچن میں آئے اور پوچھا کہ کس نے چاول تیار کیے ہیں۔سسٹر عالیہ نے جواب میں کہا’’میں نے تیار کیے تھے‘‘ڈاکٹر صاحب نے کہا چاول بہترین تیار ہوئے تھے اور کہا سسٹر عالیہ میں آپ کو خواتین کی نگران مقرر کرتا ہوں تا کہ آپ انہیں منظم کرسکیں۔اس طرح احمدی خواتین کی تنظیم (Sewing Circle) پیٹر برگ کی بنیاد رکھی گئی۔1933ء میں سسٹر عالیہ کی زیرنگرانی خواتین نے ایک دوسرے کے گھروں میں میٹنگز میں شمولیت اختیار کرنا شروع کی۔

1936ء میں باقاعدہ طور پر لجنہ اماء اللہ کی بنیاد رکھی گئی اور عالیہ صاحبہ باقاعدہ صدر منتخب ہوئیں۔

جمیلہ افضال صاحبہ

1960ء سے 1970ء کے عرصہ کے دوران جمیلہ صاحبہ ایک مضبوط مجاہدہ کے طور پر پہلے پیٹر برگ اور پھر نیو یارک میں کام کرتی رہیں۔سارہ بارتن نام کی بچی نے 1906ء میں Richmond ورجینیا میں جنم لیا اور 1935ء میں پیٹر برگ میں احمدیت قبول کی اور اپنا نام جمیلہ رکھا۔سسٹر جمیلہ نے بہت اخلاص سے احمدیت کو قبول کیا اور نہایت مستعدی سے اسلام کی اشاعت میں مصروف ہوگئیں۔انہوں نے لوگوں کو مسجد میں آنے کی دعوت دی،اپنے گھر میں اشاعت اسلام کے لیے سرگرمیاں منعقد کیں اور گرجا گھروں میں مختلف مواقع پر اسلام کے بارہ میں خطاب کیا۔انہوں نے دیگر احمدی خواتین میں بھی اشاعت اسلام کے لیے جوش پیدا کیا۔1960ء میں آپ اپنی اسی سالہ بوڑھی والدہ کو بھی اسلام احمدیت میں شامل کرنے میں کامیاب ہوگئیں۔

وہ باقاعدگی سے تمام میٹنگز میں شمولیت اختیار کرتیں اگرچہ ان کا گھر مسجد سے کافی فاصلے پر تھا۔انہیں بس اور زیر زمین ریل پر موسم کی شدت کے باوجود 2 گھنٹے ایک طرفہ سفر طے کرنا پڑتا۔وہ قرآن کریم کے ساتھ آتیں اور 2 گھنٹے تک مطالعہ کرتی رہتیں اور پھر گھر جاتیں۔اکثر اوقات مشن ہاؤس کے اندر بھی اتنی ہی سردی ہوتی جتنی کے باہر لیکن یہ چیز ان کو روک نہ سکتی۔

حمیدہ خاتون چیمبر صاحبہ

Irene Smith کے نام سے پیدا ہونے والی یہ بچی ایک کٹر مسیحی پادری کی بیٹی تھی جو جب 12 سال کی تھی تو ان کے خاندان نے جارجیا سے شگاگو ہجرت کی۔انہوں نے 1946ء میں احمدیت قبول کی جب انہیں رمضان کی 30 راتیں شگاگو کے صادق مشن ہاؤس گزارنے کا موقع ملا۔1946ء کے رمضان کے دوران انہوں نے بیعت کی۔سسٹر حمیدہ کی جماعت کے لیے خدمات اور قربانیاں 50 سال سے زائد عرصہ پر محیط ہیں۔ایک پر اخلاص ممبر اور شگاگو کی صدر لجنہ کے طور پر انہوں نے 1965ء سے 1968ء کے دوران بہت سی دفتری امور جماعتی اور تنظیمی طور پر سرانجام دیئے۔وہ اپنا ماہانہ جماعتی چندہ باقاعدگی سے ادا کرتیں اور انہوں نے 27 سے زائد جماعتی مالی تحریکات میں شمولیت اختیار کی۔

سلیمہ سبحان ولی صاحبہ

Pittsburgh Pennsylvania جماعت کی ممبر جنہوں نے 23؍فروری 2003ء میں 86 سال کی عمر میں وفات پائی۔سسٹر سلیمہ کی دیگر خدمات کے ساتھ ساتھ نمایاں خدمت ان کی تبلیغ دین ہے۔انہوں نے تن تنہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام 100 بسوں کے ذریعے Pittsburgh میں پہنچانے کا انتظام کیا۔جماعت احمدیہ کے نام کے اوپر یہ پیغام درج تھا:

’’ہمارا خدا ایک ہے،جو آج بھی زندہ ہے،جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور وہ آج بھی بولتا ہے جیسا کہ پہلے بولتا تھا‘‘ممبرات کہتی ہیں کہ یہ اس پیغام کے آویزاں کرنے اور مسافروں کے اس کی طرف متوجہ ہونے سے ان میں خوشی کی ایک غیر معمولی لہر دوڑ گئی۔

مبارکہ ملک صاحبہ

مشہور احمدی خواتین جن کی امریکہ کے صدر Gerald Ford کے ساتھ تصویر ہے۔مبارکہ صاحبہ اور ان کا خاندان ملواکی جماعت کے بانی ممبران میں سے تھے۔ان کا احمدیت کی طرف سفر کا آغاز ایسے ہوا کہ جب انہیں اور ان کے بھائی کو معلوم ہوا کہ احمدیہ جماعت کا ہیڈ کوارٹر شگاگو illinois میں ہے چنانچہ یہ شگاگو گئے جو کہ ملواکی سے جنوب کی طرف سو میل کے فاصلے پر تھا۔اس زمانہ میں ہائی وے نہیں بنی ہوئی تھی اور سفر بہت سست رفتار اور تھکا دینے والا ہوتا تھا لیکن اس کے باوجود یہ مسلسل 2 سال تقریباً ہر ہفتے وہاں جاتے رہے۔انہیں زیادہ عرصہ نہیں لگا جب انہیں نے باقاعدہ طور پر 1946ء میں بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔

مبارکہ صاحبہ نے لجنہ اماء اللہ کی مقامی سطح پر تشکیل کی اور 1950ء سے 1955ء تک کے عرصہ میں ملواکی کی صدر لجنہ کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔مبارکہ صاحبہ کو اشاعت دین کا جنون تھا جس کو انہوں نے اپنے ایک اور جنون جو ان کا کاروبار تھا اس کے ساتھ ہم آہنگ کر دیا۔دراصل وہ ایک کپڑے اور تحائف کے کاروبار میں اپنے خاوند (1968ء سے 1979ء) کے ساتھ شراکت رکھتی تھیں اور انہوں نے اپنے خریداروں کے ساتھ روابط کو تبلیغ اسلام کے لیے بھر پور طور پر استعمال کیا۔

ان ملاقاتوں کے ذریعے واسطہ اور بالواسطہ طور مبارکہ صاحبہ 12 خواتین کے قبول احمدیت کا ذریعہ بنیں۔مبارکہ صاحبہ کا دائرہ کار صرف تبلیغ اسلام اور اپنے کاروبار کی اشاعت تک ہی محدود نہ تھا وہ شہر کی سیاسی سرگرمیوں میں بھی کافی سرگرم تھیں۔ایک عوامی بیانیہ کے مطابق وہ 17ویں ڈسٹرکٹ آمبلی کی 4 سال تک وائس چیئر پرسن رہیں،خواتین کی

ایک سیاسی تحریک کا 2سال تک حصہ رہیں اورخواتین ووٹرز کی لیگ کا 2 سال تک حصہ رہیں۔1972ء میں عوامی سطح پر ان کی Sickle Cell Anemia Foudation میں خدمات کا اعتراف کیا گیا۔1974ء میں انہوں نے کانگرس کی ملواکی میں پانچویں ڈسٹرکٹ کا انتخاب لڑا۔اسی سال امریکہ کے صدر Gerald Ford کی جانب سے ان کی کمیونٹی کے لیے انتھک خدمات کے اعتراف کے طور جو کہ تیس سال سے زائدعرصہ پر محیط تھیں ایوارڈ سے نوازا گیا۔صدر Ford سے دیگر بات چیت کے علاوہ انہوں نے صدرمملکت کو قرآن کریم کا نسخہ بھی پیش کیا۔

Nycemah Ameen yaqub sahiba

کا تعلق امریکن احمدی مسلمان خاندان کی دوسری نسل سے ہے (ان کے والد کو 1933ء میں قبول احمدیت کی توفیق عطا ہوئی)۔وہ شکاگو جماعت میں پلی بڑھیں۔انہوں نے لجنہ میں مختلف حیثیتوں سے خدمات سرانجام دیں جیسا کہ شکاگو کی صدر لجنہ کے طور پر 6 سال، واشنگٹن ڈی سی کی صدر لجنہ کے طور پر چھ سال، شکاگو کی سیکرٹری کے طور پر 11سال اورسیکرٹری تبلیغ کے طور پر 3 سال خدمات سرانجام دیں۔نیشنل سطح پر نیشنل سیکرٹری اور سیکرٹری اشاعت کے طور پر 5 سال تک خدمت کی توفیق پائی۔وہ پہلی بار 1967ء میں اور دوسری بار 1972ء میں بطور نیشنل صدر لجنہ منتخب ہوئیں۔نسیمہ صاحبہ اور ان کی دوست فاطمہ حنیف محمود صاحبہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ یہ وہ دونوں پہلی احمدی خواتین ہیں جنہیں 1971ء میں اور پھر دوبارہ 1972ء میں حج کی سعادت حاصل ہوئی۔

جرنلزم کے ابھرتے ہوئے کیریئر سے تعلق کی وجہ سے نسیمہ صاحبہ نے اپنی پیشہ ورانہ مہارت کو لجنہ کے دورصدارت میں بھی استعمال کیا اور انہوں نے امریکہ کی مساجد میں احمدی خواتین کے لیے الگ پردہ والی جگہ کا بھی انتظام کیا۔1974ء میں 8 رکنی وفد کے ساتھ انہوں نے جلسہ سالانہ پاکستان میں پہلی بار شرکت کی اور وہاں 50,000 ممبرات لجنہ اماء اللہ عالمگیر سے خطاب کیا۔اسی طرح 1974ء میں احمدیوں کو غیرمسلم قرار دیئے جانے کے بعدحضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی ہدایت پر آپ نے پنجاب کادورہ کیا تا حکومت کے زیرسایہ ہونے ہونے والی دہشت گردی کا نشانہ بننے والے احمدیوں کے حالات کا جائزہ لے سکیں۔بعدازاں 1989ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی ہدایت پر Five Volume قرآن کریم کے ترجمہ اور کمنٹری کے انڈیکس بنانے کے لیے لجنہ اماء اللہ یو ایس اے کی ٹیم تشکیل دی گئی۔آپ اس ٹیم کا اہم رکن تھیں۔

ڈاکٹر لبنیٰ اعجاز صاحبہ

ان کو بطور صدر لجنہ 2 سال 1969ء تا 1971ء خدمت کی توفیق ملی۔آپ ایک سائنس دان، سولرفزکس کی پروفیسر، ایک بیوی اور پانچ بچوں کی والدہ تھیں۔آپ کی پیدائش 1936ء میں پاکستان میں ہوئی لیکن آپ کا زیادہ وقت امریکہ میں گزرا۔جب وہ لجنہ کے پروگراموں میں خطاب کرتیں تو ہرایک کی توجہ کا مرکز بن جاتیں۔بطور صدر لجنہ لبنیٰ صاحبہ کے دور میں تبلیغ کے میدان میں لجنہ کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔وہ ایک پرجوش داعی تھیں اور ان کے ذریعے چھ افراد کو جماعت احمدیہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔انہوں نے احمدی بچیوں کے لیے اسکالرشپ کا بھی آغاز کیا۔ڈاکٹر لبنیٰ صاحبہ کی پیشہ ورانہ تعلیم نے جو انہوں نے Nature اور Green energy کے سلسلہ میں کی،اس شعبہ سائنس کی ترویج میں نمایاں کردار ادا کیا۔ان کا نام اس غیرمعمولی کام کی وجہ سے 1970ء سے 1980ء کی دہائی میں صف اول میں شامل رہا۔ڈاکٹر لبنیٰ صاحبہ کو 1990ء کے اوائل میں صدر بل کلنٹن کے دورصدارت میں کام کرنے کی پیشکش ہوئی۔انہیں غیرترقی یافتہ ممالک میں سولرانرجی اور ری نیوایبل انرجی کی ترویج کے لیے بطور ایڈوائزر مقرر کیا گیا۔

سلمیٰ غنی صاحبہ

آپ صدر لجنہ منتخب ہوئیں اور1981ء سے 1991ء اور پھر 1995ء سے2000ء تک 15 سال خدمت کی توفیق پائی۔اس لحاظ سے انہیں اب تک سب سے زیادہ مدت تک بطور صدر لجنہ خدمت کرنے کا اعزاز حاصل ہے۔

1987ء سے 1991ء تک متعدد بار ان کا بطور صدر انتخاب نہیں ہوا بلکہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ پاکستان کی جانب سے ان کی براہ راست تعیناتی عمل میں لائی گئی۔

1989ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے لجنہ اماء اللہ کی براہ راست نگرانی کا بیڑا اٹھایا تو سلمیٰ صاحبہ کو 1995ء میں دوبارہ صدر کے طور پر تعینات کیا گیا۔ان تعیناتیوں کے پیچھے سلمیٰ صاحبہ کی شاندار تاریخی خدمات کارفرما ہیں۔جماعتی طور پر مختلف شعبہ جات کو خدمت کی بروقت تکمیل پر اعزازات سے نوازا گیا۔جیسا کہ رپورٹوں کا بروقت مرکز بھجنا، ہرماہ بہترین کارکردگی کے اعزاز کے لیے مقابلہ کی فضا پیدا کرنا۔ان سب کی بدولت لجنہ کی کارکردگی بتدریج بہتر ہوتی چلی گئی یہاں تک کہ اگلے دوسالوں میں تمام شعبہ جات متحرک ہو گئے۔سلمیٰ صاحبہ نے ’’ٹارگٹ سٹی پریچنگ پروگرام‘‘ کا بھی آغاز کیا۔

دوسرے ممالک میں تعلیم اورطب کے شعبہ میں خدمات

- لجنہ ڈاکٹرز جنہوں نے اپنی خدمات کو انسانیت کے لیے وقف کیا۔
- ناصر ہسپتال
- ہیومینٹی فرسٹ (خواتین کا ہیلتھ کلینک، آنکھوں کا کلینک، میڈیکل کلینک، غانا اور لائبیریا میں کلینک)
- طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ
- آنکھوں کا کلینک
- ربوہ میں اسپیشل بچوں کے اسکول میں ٹیچرز ٹریننگ پروگرام

ڈاکٹر طیبہ کے علی

2006ء پیرو، 2009ء سے 2019ء گوئٹے مالا میں خدمات بجالاتی رہیں۔

ڈاکٹر طاہرہ خالد صاحبہ

Humanity First Gift of health پراجیکٹ کی میڈیکل ٹیم میں 2013ء سے خدمات کا موقع ملا۔

Humanity First مغربی افریقہ کے ممالک غانا اور لائبیریا کے ہیومینٹی فرسٹ میڈیکل مشن میں 2016ء میں خدمت کا موقع ملا۔

ناصر ہسپتال میں ایگزیکٹو میڈیکل ڈائریکٹر۔

ڈاکٹر طاہرہ خالد صاحبہ

Humanity First Gift of health پراجیکٹ کی میڈیکل ٹیم میں 2013ء سے خدمات کا موقع ملا۔

Humanity First مغربی افریقہ کے ممالک غانا اور لائبیریا کے ہیومینٹی فرسٹ میڈیکل مشن میں 2016ء میں خدمت کا موقع ملا۔

ناصر ہسپتال میں ایگزیکٹو میڈیکل ڈائریکٹر اور سی ای او کی خدمات سرانجام دیں۔آپ نے اوقات کار کو ناصر ہسپتال میں رضا کارانہ کام اور Pennsylvnia میں پرائیوٹ پریکٹس کے درمیان تقسیم کر رکھا تھا۔

ڈاکٹر آمنہ طارق صاحبہ

انہوں نے سن 2013ء سے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے ریڈیالوجی کا دورہ کیا اور وہاں کے مقامی سٹاف کو ٹریننگ دی۔

2018ء میں انہیں ناصر اسپتال میں بطور ریڈیالوجی ڈائریکٹر کے طور پرمنتخب کیا گیا۔انہوں نے اس دوران اگست اور اکتوبر میں دو بار انتظامی معاملات اور دیگر امور کے لیے دورہ کیا۔

انہوں نے ریڈیالوجی میں فیلوشپ 2006ء میں مکمل کی اور اپنا نام AMMA USA میں خدمت کے لیے پیش کیا۔

24/ مئی 2013ء میں جب طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ پاکستان میں CT Scan کی سہولت شروع ہوئی تو آپ وہ پہلی احمدی ریڈیالوجسٹ تھیں جنہوں نے 2013ء سے 2020ء تک یہ خدمت سرانجام دی۔

انہوں نے سن 2013ء میں طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے ریڈیالوجی کا دورہ کیا اور وہاں کے مقامی سٹاف کو ٹریننگ دی۔

2018ء میں انہیں ناصر اسپتال میں بطور ریڈیالوجی ڈائریکٹر کے طور پرمنتخب کیا گیا۔انہوں نے اس دوران اگست اور اکتوبر میں دو بار انتظامی معاملات اور دیگر امور کے لیے دورہ کیا۔

ڈاکٹر نادیہ ملک صاحبہ

آپ نے Radiation Safety آفیسر کے طور خدمات سرانجام دیں اور تقریباً ہرسال مقامی ریڈیالوجسٹ کی رپورٹ کا جائزہ لینے کے لیے دورہ کیا۔

ڈاکٹر شہلا خان صاحبہ

انہوں نے اپناوقت جماعت کی رضا کارانہ خدمات کے لیے وقف کیا

ڈاکٹر سلمیٰ آفتاب صاحبہ

انہوں نے اپناوقت شعبہ بچگان ناصر ہسپتال گوئٹے مالا کے لیے وقف کیا۔

ڈاکٹر امۃ الرحمان احمد صاحبہ

انہوں نے شعبہ بچگان ناصر ہسپتال گوئٹے مالا میں بطور میڈیکل ڈائریکٹر خدمات سرانجام دیں اور پیچیدہ کیسز میں بطور کنسلٹنٹ کام کیا۔انہوں نے بچگان کی نگہداشت پر نرسزز اور Physicians کو لیکچرز بھی دیئے۔

صالحہ حمید صاحبہ

انہوں نے اپنی والدہ کی زیرنگرانی ایک کٹر عیسائی گھرانے میں پرورش پائی اور اپنے بچپن کا زیادہ حصہ چرچ میں گزارا۔بعدازاں انہوں نے 16 سال کی عمر میں شادی کرلی اور چرچ کو چھوڑ دیا۔انہوں نے 8 بچوں کی پرورش کی۔ان کے ایک بیٹے مولانا اظہرحنیف صاحب بطورمشنری انچارج اور نائب امیر جماعت احمدیہ یو ایس اے کے خدمات بجالا رہے ہیں۔مولانا صاحب نے عرصہ 10 سال تک جامعہ احمدیہ ربوہ پاکستان میں تعلیم حاصل کی۔اپنے والد کی طرح آپ بھی عربی زبان کے ماہر ہیں۔صالحہ حنیف صاحبہ بوسٹن کی صدر لجنہ کے طور پرمنتخب ہوئیں اور 1962ء سے 1994ء تک 32 سال خدمت کی توفیق پائی۔اپنے دوران صدارت انہوں نے خواتین کی تعلیم پر خاص زور دیا اور لجنہ کے لیے مختلف جامع سرگرمیاں تشکیل دیں۔

اللہ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ یو ایس اے کی ان ادنیٰ مساعی کو قبول فرمائے آمین۔

(مترجم: عطیۃ العلیم۔ ہالینڈ)

حامدہ سوسن چوہدری۔صدر لجنہ جرمنی باتعاون لجنہ سیکشن مرکزیہ

جرمنی میں اجتماعات کی تاریخ

1975ء

نمبرشمار	سن عیسوی	مقام	زیر صدارت	حاضری
1	1975	نورمسجد فرینکفرٹ		

1976ء

نمبرشمار	سن عیسوی	مقام	زیرصدارت	حاضری
2	10.07.1976	نورمسجد فرینکفرٹ	ہدایت ہیوبش صاحبہ	

پیغام:صدر لجنہ اماءاللہ مرکزیہ

1978ء

نمبرشمار	سن عیسوی	مقام	زیرصدارت	حاضری
3	25.03.1978	نورمسجد فرینکفرٹ	مکرمہ مریم نازصاحبہ	

1979ء

نمبرشمار	سن عیسوی	مقام	زیرصدارت	حاضری
4	15.04.1979	نورمسجد فرینکفرٹ		لجنہ ممبرات:45

1980ء

نمبرشمار	سن عیسوی	مقام	زیرصدارت	حاضری
5	26.10.1980	نورمسجد فرینکفرٹ		

1982ء

نمبرشمار	سن عیسوی	مقام	زیرصدارت	حاضری
6	30.10.1982	نورمسجد فرینکفرٹ		

پیغام: صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

1984ء

نمبرشمار	سن عیسوی	مقام	زیرصدارت	حاضری
7	07.07.1984	نورمسجد فرینکفرٹ		90

1985ء

نمبرشمار	سن عیسوی	مقام	زیرصدارت	حاضری
8	13.08.1985	ناصر باغ (یک روزہ)	مکرمہ منور ناصرہ واگس ہاؤزر صاحبہ	150

1986ء

نمبرشمار	سن عیسوی	مقام	زیرصدارت	حاضری
9	8-10/مئی 1986	ناصر باغ	مکرمہ کوثر شاہین ملک صاحبہ	لجنہ:250 بچگان:100

پیغام: صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

1987ء

نمبرشمار	سن عیسوی	مقام	زیرصدارت	حاضری
10	19-20/ستمبر 1987	ناصر باغ		پہلے روز:533 دوسرے روز:710

1988ء

نمبرشمار	سن عیسوی	مقام	زیرصدارت	حاضری
11	2-4/ستمبر 1988	ناصر باغ		

پیغام: صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

1989ء

ناصر باغ میں مجلس خدام الاحمدیہ کے یورپین اجتماع کے انعقاد (دونوں اجتماعات بیک وقت منعقد کرنا ممکن تھا) کیوجہ سے نیشنل اجتماع ملتوی کرنا پڑا۔تاہم صد سالی جوبلی تقریبات، ریجنل اجتماعات اور سپورٹس اجتماع کا انعقاد کیا گیا۔

1990ء

نمبرشمار	سن عیسوی	مقام	زیرصدارت	اضری
12	8/ستمبر 1990	ناصر باغ		

پیغام: صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ سے بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ملت واحدہ۔خطاب فرمودہ: 8/ ستمبر 1990ء۔ بر موقع:سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی۔ بمقام ناصر باغ جرمنی۔

1991ء

نمبرشمار	سن عیسوی	مقام	زیرصدارت	حاضری
13	6/جولائی 1991	ناصر باغ	مکرمہ زینت حمید صاحبہ	

تبلیغ دین اور تربیت اولاد۔ خطاب فرمودہ: 6/ جولائی 1991ء۔ بمقام ٹورانٹو، کینیڈا، بر موقع، جلسہ سالانہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا نیز اس موقع پر بذریعہ ٹیلی فون سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی کے لئے جمع ہونے والی مستورات نے بھی استفادہ کیا۔

1994ء

نمبرشمار	سن عیسوی	مقام	زیرصدارت	حاضری
14	یکم تا 3/جولائی 1994	ناصر باغ	مکرمہ زینت حمید صاحبہ	

1996ء میں اجتماع نہیں ہوا۔

1997ء

نمبرشمار	سن عیسوی	مقام	زیرصدارت	حاضری
15	28-29/جون 1997	ناصر باغ	مکرمہ زینت حمید صاحبہ	

1998ء

نمبرشمار	سن عیسوی	مقام	زیرصدارت	حاضری
16	1998	ناصر باغ	مکرمہ زینت حمید صاحبہ	

1999ء

نمبرشمار	سن عیسوی	مقام	زیرصدارت	حاضری
17	23/مئی 1999	اپیل ہائم ہائیڈل برگ	مکرمہ زینت حمید صاحبہ	8400

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی بنفس نفیس شرکت۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے لجنہ ممبرات و ناصرات سے پرمعارف خطاب فرمایا۔

2004ء

نمبرشمار	سن عیسوی	مقام	زیرصدارت	حاضری
28	24تا26/ستمبر 2004	منہائم	مکرمہ زینت حمید صاحبہ	لجنہ ممبرات/ناصرات/بچگان کی کل حاضری: 4016

2005ء

2005ء میں صرف گروپس اجتماعات کروائے گئے۔

2006ء

نمبرشمار	سن عیسوی	مقام	زیرصدارت	حاضری
29	10تا11/ جون 2006	منہائم	مکرمہ سعدیہ گڈٹ صاحبہ	لجنہ ممبرات/ناصرات/بچگان کی کل حاضری: 7884

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے اجتماعات میں شرکت فرمائی اور لجنہ و خدام سے اختتامی اجلاس میں خطاب فرمایا۔

2007ء

نمبرشمار	سن عیسوی	مقام	زیرصدارت	حاضری
30	30/ تا یکم جولائی 2007	منہائم	مکرمہ سعدیہ گڈٹ صاحبہ	لجنہ ممبرات/ناصرات/بچگان کی کل حاضری: 5898

2008ء

13/جولائی 2008ء بروز اتوار بمقام بیت السبوح سینٹر فرینکفرٹ خلافت جوبلی کوئز وتقاریر پر پروگرام منعقد ہوا۔جس میں جرمنی بھر سے 400 کے لگ بھگ لجنہ ممبرات و ناصرات نے شرکت کی۔الحمدللہ

2009ء

نمبرشمار	سن عیسوی	مقام	زیر صدارت	حاضری
31	10تا 12/ جولائی 2009	منہائم	مکرمہ سعدیہ گڈٹ صاحبہ	لجنہ ممبرات/ ناصرات/بچگان کی کل حاضری: 4000

خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کا پہلا اجتماع تھا۔

2010ء

نمبرشمار	سن عیسوی	مقام	زیرصدارت	اضری
32	22-24/اکتوبر 2010	Eppelheim	مکرمہ امۃ الحئی احمد	لجنہ ممبرات/ناصرات/بچگان کی کل حاضری: 3485

2011ء

نمبرشمار	سن عیسوی	مقام	زیرصدارت	حاضری
33	16-18/ستمبر 2011	منہائم جرمنی		لجنہ ممبرات/ناصرات/بچگان کی کل حاضری:7500

خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان

فرمودہ 16/ ستمبر 2011ء

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماع گاہ مجلس خدام الاحمدیہ بمقام باڈ کروئس ناخ سے ارشاد فرما کر دونوں اجتماعات کا باقاعدہ افتتاح کیا۔ جو لجنہ اجتماع گاہ من ہائم میں live نشر کیا گیا۔ اس دوران آواز کی کوالٹی اور نظم وضبط کا بہترین معیار تھا۔ الحمدللہ

یہ امر اس لحاظ سے خصوصیت کا حامل ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی بنفس نفیس شرکت کی اور اجتماع کے دوسرے دن حضور انور کی لجنہ میں تشریف آوری اور 75 منٹ تک انتہائی پُر معارف، روح پرور اور نصائح پر مبنی تاریخی خطاب فرمایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی لجنہ اجتماع گاہ میں تشریف آوری

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ معہ حضرت آپا جان مدظلہا العالی کی لجنہ اجتماع گاہ میں تشریف آوری ہوئی تو نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ اور سیکیورٹی خاص کی انچارج اور نیشنل سیکرٹری تربیت نے مرکزی داخلی گیٹ پر خوش آمدید کہا۔ جبکہ اجتماع گاہ میں لجنہ ممبرات نے پر جوش نعروں اور دُعائیہ ترانوں سے استقبال کیا۔ اس اجلاس کی کاروائی کا آغاز سورۃ الاحزاب: 36-37 اور الممتحنہ: 13 کی منتخب آیات کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو مکرمہ ڈرِ عجم صاحبہ نے کی۔ مکرمہ فائزہ نواز نے اردو ترجمہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بعد ازں لجنہ ممبرات و ناصرات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں عہد دہرایا۔ حضور انور کے ارشاد پر مکرمہ نیشنل صدر صاحبہ نے لجنہ و ناصرات کا جرمن زبان میں عہد دہرایا۔ مکرمہ سلمانہ باجوہ صاحبہ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا اردو منظوم کلام ''کیا زندگی کا ذوق اگر وہ نہیں ملا'' خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

تقریب تقسیم اسناد معلمات قرآن کریم

نیشنل سیکرٹری تعلیم نے حضور اقدس کی خدمت میں معلمات قرآن کریم کو اسن عیسوی اد تقسیم کرنے کی درخواست کی۔ حضور انور نے اس درخواست کو شرف قبولیت بخشا اور از راہ شفقت تقریباً 30 معلمات میں اسن عیسوی اد تقسیم کیں۔

خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ممبرات و ناصرات سے نصائح سے پُر روح پرور خطاب فرمایا۔ اس دوران ہال میں مکمل خاموشی تھی۔ تمام ممبرات و ناصرات نے انتہائی توجہ اور انہماک سے یہ خطاب سنا اور پھر دُعا کروائی۔ خُداوند کریم ہمیں ان پر حکمت نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔ آخر میں لجنہ کی طرف سے دُعائیہ پر جوش ترانے پیش کیے گئے اور فلک شگاف نعرے لگائے۔ اس کے بعد حضور انور چند لمحوں کیلئے بچوں والے ہال میں تشریف لے گئے اور السلام علیکم کا تحفہ پیش کیا اور واپس تشریف لے گئے۔

2012ء

نمبر شمار	سن عیسوی	مقام	زیر صدارت	حاضری
34	12-14/اکتوبر 2012	کارلسروئے	مکرمہ امۃ الحیٔ احمد	

پیغام حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس

سالانہ اجتماع کا موٹو ''سیرت آنحضرت ﷺ کے حسین پہلوؤں کا تذکرہ'' تھا۔ نیز اس بابرکت موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مجلس خدام الاحمدیہ و لجنہ اماء اللہ جرمنی کو خصوصی پیغام ارسال فرمایا۔

اور سب سے بڑھ کر لجنہ اماء اللہ جرمنی کی تاریخ میں پہلی مرتبہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت مورخہ 14/ اکتوبر کو لجنہ اماء اللہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع سے براہ راست لجنہ اماء اللہ جرمنی کے اختتامی اجلاس میں بھی خطاب فرمایا۔حضورانور ایدہ اللہ کا یہ تاریخی خطاب ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر میں Live نشر کیا گیا۔

اس روح پرور اور بصیرت افروز خطاب کو سن عیسوی کر ہر چہرہ اس عظیم سعادت اور شفقت پر خوشی ومسرت سے سرشار حمد الٰہی بجالانے میں مشغول تھا۔ خُداوند کریم ہمیں خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہر فرمان مبارک پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

2013ء

نمبر شمار	سن عیسوی	مقام	زیر صدارت	حاضری
35	11-13/اکتوبر 2013ء	کارلسروئے	مکرمہ امۃ الحیٔ احمد	لجنہ ممبرات/ناصرات/ بچگان کی کل حاضری: 4978

دُعاؤں بھرا خط حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس موٹو: تبلیغ

2014ء

نمبر شمار	سن عیسوی	مقام	زیر صدارت	حاضری
36	19-21/ ستمبر 2014	کارلسروئے	مکرمہ امۃ الحیٔ احمد	لجنہ ممبرات/ناصرات/ بچگان کی کل حاضری: 3587

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ برطانیہ کے موقع پرخواتین سے خطاب۔ اس اجتماع کے موقع پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ برطانیہ 3/ اکتوبر 2010ء کے موقع پر خواتین سے خطاب کو سالانہ اجتماع کے موقع پر دکھانے اور سنانے کا اہتمام کیا گیا۔

2015ء

نمبر شمار	سن عیسوی	مقام	زیر صدارت	حاضری
37	11-13/ ستمبر 2015	کارلسروئے	مکرمہ امۃ الحیٔ احمد	لجنہ ممبرات/ناصرات/ بچگان کی کل حاضری: 6388

موضوع اجتماع: اطاعت خلافت، خلافت سے وابستگی اور عملی اصلاح

2016ء

نمبر شمار	سن عیسوی	مقام	زیر صدارت	حاضری
38	15-17/ جولائی 2016ء	منہائم	مکرمہ عطیہ نوراحمد ہیوبش	لجنہ ممبرات/ ناصرات/ بچگان کی کل حاضری: 7718

پیغام: حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سالانہ اجتماع کا موضوع: خلافت سے وابستگی

2017ء

نمبر شمار	سن عیسوی	مقام	زیر صدارت	حاضری
39	14-16/ جولائی 2017	منہائم	مکرمہ عطیہ نوراحمد ہیوبش	لجنہ ممبرات/ ناصرات/ بچگان کی کل حاضری: 8286

پیغام: حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سالانہ اجتماع کا موضوع: خلافت کی اہمیت اور اس کا مقام

2018ء

نمبر شمار	سن عیسوی	مقام	زیر صدارت	حاضری
40	13-15/ جولائی 2018	منہائم	مکرمہ عطیہ نور احمد ہیوبش	لجنہ ممبرات/ناصرات/بچگان کی کل حاضری:8948

پیغام: سیدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سالانہ اجتماع کا موضوع: سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد

بیرون از جرمنی سے چار نیشنل صدرات (سوئٹزرلینڈ، اٹلی، ہالینڈ، آئرلینڈ) کی شرکت

2019ء

نمبر شمار	سن عیسوی	مقام	زیر صدارت	حاضری
41	16-18/ اگست 2019	منہائم	مکرمہ عطیہ نوراحمد ہیوبش	لجنہ ممبرات/ ناصرات/ بچگان کی کل حاضری: 6802

پیغام: حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

- سالانہ اجتماع کا موضوع ''رحمۃ اللعالمینؐ''
- 1550 کارکنات کی رضاکارانہ فعال خدمات

2020ء تا 2021ء

دو سال کرونا کی عالمی وبا کے باعث سالانہ اجتماع کا انعقاد نہیں کیا جاسکا۔ تاہم لیکن میڈیا کی جدید سہولیات سے مستفیض ہوئے کچھ حد تک مداوا ہوا۔ لجنہ ممبرات کے لئے ڈیجیٹل نیشنل آن لائن علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔

2022ء

نمبر شمار	سن عیسوی	مقام	زیر صدارت	حاضری
42	15-17/ جولائی 2022	منہائم	مکرمہ حامدہ سوسن عیسوی چوہدری	لجنہ ممبرات/ناصرات/بچگان کی کل حاضری:8570

پیغام: حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

- سالانہ اجتماع کا موضوع ''قرآن جواہرات کی تھیلی ہے''

م م محمود

سو سال قبل کا الفضل

21/ دسمبر 1922ء پنج شنبہ (جمعرات)

مطابق 2 جمادی الاول 1341 ہجری

صفحہ اول و دوم پر ایک دوست حبیب النبی خان صولت از کلکتہ کے ایک انگریزی خط کا اردو ترجمہ اس عنوان کے تحت شائع ہوا ہے۔ ”رسولِ کریم ﷺ کے بعد نبی۔ عدو شود سببِ خیر گر خدا خواہد“ اس عنوان کے تحت درج ہے کہ ”ذیل میں ایک انگریزی خط کا ترجمہ دیا جاتا ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمتِ مبارک میں ایک تعلیم یافتہ اور معزز شخص کی طرف سے موصول ہوا ہے۔ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح کے جس خط بہ دستخط جناب مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے ملنے کا ذکر ہے وہ ”مکتوباتِ امام“ کے زیرعنوان 7/ دسمبر کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ امید ہے حسبِ ذیل خط دلچسپی سے پڑھا جائے گا۔ (ایڈیٹر)“

ازاں بعد اخبار نے مذکورہ بالا شخص کا خط من و عن شائع کیا ہے جو کچھ یوں ہے کہ

”حال ہی میں ایک ایسا واقع ہوا ہے جو اس قول کی صداقت کو ثابت کرتا ہے کہ عدو شود سببِ خیر گر خدا خواہد (اگر خدا چاہے تو دشمن بھی بھلائی کا موجب بن جاتا ہے۔ ناقل)۔ اور اس بات کا یقین رکھتے ہوئے کہ وہ آپ کے لیے دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ میں آپ کو اس کی اطلاع دیتا ہوں۔ یہ واقعہ بتاتا ہے کہ کس طرح صحیح دلائل غلط دلائل پر ہمیشہ غالب رہتے ہیں۔

کچھ عرصہ سے میں سلسلہ احمدیہ کی تہہ کو پہنچنے کی کوشش میں تھا اور اس کے لیے سلسلہ کے مختلف لٹریچر کا مطالعہ کر رہا تھا۔ میں نے مولوی محمد علی صاحب کا ترجمہ قرآن پڑھا ہے لیکن میں اس کو مکمل نہیں مان سکتا تھا اور نہ ہی مجھے ان سے ان کی ہر بات میں اتفاق تھا۔ اس عرصہ میں مجھے اس امر کا علم نہ تھا کہ احمدیہ سلسلہ میں اختلاف پیدا ہو چکا ہے۔ میں نے یہ ترجمہ پڑھنے کے بعد متعدد خطوط مولوی صاحب کو لکھے۔ جن میں میں نے ان کو ان کی غلطیوں کی طرف توجہ دلائی اور اس سے بہتر ترجمہ پیش کیا۔ ان میں سے بعض کو انہوں نے پسند کیا اور بعض کو رد کر دیا۔ اس کے بعد میں نے ایک اخبار میں ایک مضمون پڑھا جس میں یہ لکھا تھا کہ احمدی عام مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ میں نے اس مضمون کی کٹنگ مولوی صاحب کی خدمت میں بھیجی اور ان سے پوچھا کہ کیا واقعی یہ سچ بات ہے۔ اور یہ کہ اگر یہ سچ ہو تو پھر خدا تعالیٰ کے اس ارشاد کا کہ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤی اِلَیْکُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا کا آپ کیا مطلب سمجھتے ہیں۔ اس خط میں میں نے ان سے یہ بھی پوچھا کہ کیا بحیثیت پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ ان کا یہ فرض نہیں کہ اس کی کھلم کھلا تردید کریں۔ اس کے جواب میں جو خط ان کا مجھے ملا۔ اس کی نقل میں ذیل میں درج کرتا ہوں۔“

چنانچہ الفضل نے مولوی محمد علی صاحب کا خط بھی اس کے ذیل میں مِن وعن درج کیا جس میں انہوں نے اس بے حقیقت اعتراض کو نہ صرف درست قرار دیا بلکہ یہ بے بنیاد بات بھی لکھ دی کہ ”ہم جماعت قادیان سے اس عقیدہ کی وجہ سے علیحدہ ہوئے ہیں۔“

مذکورہ سائل نے اس کے بعد اپنے خط میں تحریر کیا کہ ”اس جواب سے میری تسلی نہ ہوئی اور میں نے 30/ اگست کو ایک خط آپ (حضرت خلیفۃ المسیح ثانی) کی خدمت میں لکھا۔ میں اس کے جواب سے مایوس ہی ہو چلا تھا کہ آپ کا خط جو ایک نصیحت اور چند واقعات کے اظہار پر مشتمل تھا، 16/ اکتوبر کو مجھے ملا۔ یہ خط آپ کے پرائیویٹ سیکرٹری مولوی رحیم بخش صاحب کے دستخط سے تھا۔ اس خط کے پہنچنے کی اطلاع میں نے آپ کی خدمت میں بھیج دی تھی۔ اور ساتھ ہی اس میں ایک کوٹیشن مولوی محمد علی صاحب کی خدمت میں بھیج دیا۔“

موصوف حضرت مصلح موعودؓ کے جس مکتوب کا ذکر کر رہے ہیں وہ الفضل 7/ دسمبر (صفحہ 7-8) میں شائع ہوا جس کا متن ذیل میں درج ہے۔

”آپ کا خط مجھے ملا۔ مجھے اس امر سے بہت خوشی ہوئی کہ آپ کو سلسلہ احمدیہ کے متعلق تحقیقات کی خواہش ہے اور آپ ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جو سنی سنائی باتوں پر ہی بدظن ہو جاتے ہیں بلکہ آپ خود فیصلہ کرنا چاہتے ہیں۔

مگر جس سوال کو آپ نے پیش فرمایا ہے اس کو پڑھ کر مجھے تعجب ہوا کہ آپ نے تحقیق کے لیے ایک ایسے مسئلہ کو سب سے پہلے چنا ہے جس کا کسی سلسلہ کی صداقت یا کذب کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اگر اسی طور پر کسی سلسلہ کی صداقت ثابت ہو سکتی ہے کہ وہ دوسروں کی نسبت کیا کہتا ہے۔ تب پھر اسلام کی اشاعت ہونی ہی نہیں چاہیے۔ سب مذہب کہہ دیتے ہیں مسلمان ہم سب لوگوں کو کافر کہہ دیتے ہیں۔ اس لیے اسلام سچا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ کسی سلسلہ کی سچائی معلوم کرنے کا ذریعہ یہ ہے کہ انسان اس بات پر غور کرے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والی تعلیموں اور ماموروں کی صداقت کے کیا معیار ہوتے ہیں۔ پھر اگر آپ کو اس سلسلہ کی سچائی معلوم ہو جاتی یا اس مدعی کی صداقت آپ پر کھل جاتی تو آپ خدا تعالیٰ کی طرف سے بتائی ہوئی ہر ایک بات کو قبول کر لیتے اور اگر مدعی کا جھوٹ اور اس کے دعویٰ کا بطلان آپ پر ثابت ہو جاتا تو آپ ذرا سی بھی اس بات کی پرواہ نہ کرتے کہ مدعی یا اس کی جماعت دوسرے لوگوں کی نسبت کیا کہتے ہیں۔ کیونکہ جھوٹا شخص اور اس کے پیرو ایک مردار کی طرح ہے۔ اس کا قول خدا کے نزدیک کچھ حیثیت نہیں رکھتا۔ نہ اس کے قول سے دنیا کے نزدیک کوئی اثر ہوتا ہے۔ پھر بے فائدہ اس کے قول پر بحث کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ نہ ان کی بات سے ہم کافر بن سکتے ہیں۔

اس نصیحت کے بعد میں اس سوال کے متعلق جو آپ نے کیا ہے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم دنیا میں کسی ایک مسلمان کو بھی کافر نہیں کہتے۔ قرآن شریف میں بیان فرمایا گیا ہے کہ جو شخص خدا کے کسی مامور کا انکار کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کافر ہوتا ہے۔ یہی ہمارا عقیدہ ہے۔ اس سے زیادہ کوئی نہیں۔ اگر کسی شخص کو ایسا پائیں جو خدا کے سب ماموروں کو مانتا ہے تو ہم ہرگز اس کو کافر نہیں کہتے۔ پس ہماری طرف سے یہ خیال کر لینا کہ ہم مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں ٹھیک نہیں ہے۔ قرآن شریف نے جو کافر

کی تعریف کی ہے اس کے مطابق جو کافر قرار پاتا ہے، ہم بھی قرار دیتے ہیں۔ ہم غیر احمدی مولویوں کی طرح فروعات پر زور نہیں دیتے۔ قرآن شریف بیان فرماتا ہے جو خدا کا منکر ہے ملائکہ یا کتبِ سماویہ کا منکر ہے یا اس کے رسولوں کا یا اس کے رسولوں میں سے کسی ایک کا منکر ہو یا قیامت کا منکر ہو تو وہ کافر ہوتا ہے۔ اس کے بعد کوئی کافر نہیں ہوتا۔ کتنے ہی وہ گناہ کرے وہ گنہگار کہلا سکتا ہے۔ فاسق کہا جا سکتا ہے مگر کافر نہیں۔ پس ہم ان لوگوں کے فعل کو نہایت حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں جو ذاتی اختلاف کی وجہ سے یا چھوٹے چھوٹے اختلافات کی وجہ سے دوسروں کو کافر قرار دے دیتے ہیں۔ لیکن ہم اس بات کو بھی نہایت حیرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کہ جن باتوں کے انکار کی وجہ سے خدا نے قرآن میں صریح الفاظ میں کسی شخص کو کافر قرار دیا ہے اس کو ہم مسلمان قرار دے دیں۔ یہ مسئلہ ایسا ہے کہ جس میں ہم سارے متفق ہیں، تاویل طلب نہیں۔ شیعوں خارجیوں ہم سب کا یہی مذہب ہے۔ اس میں تو مسلمانوں میں اختلاف رہا ہے کہ ان کے علاوہ اور باتیں بھی ہیں جن کے انکار سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ لیکن اس امر میں کسی جماعت میں 1300 سال کے عرصہ میں اختلاف نہیں رہا کہ ان باتوں میں سے کسی ایک کے انکار سے انسان کافر نہیں ہو جاتا۔ چونکہ رسول اللہ ﷺ نے آنے والے مسیح کو نبی قرار دیا ہے جیسا کہ مسلم کی روایات سے ثابت ہوتا ہے اور جیسا کہ ائمہ اسلام کا قریب قریب اس بات پر اجماع ہے اور حضرت مسیح موعودؑ کے اپنے الہامات میں خدا کی طرف سے آپؑ کو نبی اور رسول کہا گیا ہے۔ ہاں آپ نئی شریعت نہیں لائے ہیں بلکہ اس کی اشاعت اور توضیح کے لیے دنیا میں نازل کیے گئے ہیں۔ پس ہمارے لیے تین راستوں میں ایک راستہ کھلا ہے۔ یا تو ہم یہ کہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ پیشگوئی فرمائی تھی وہ سب غلط ہے اور خدا تعالیٰ نے جو مسیح موعودؑ کی نسبت الہامات میں نبی اور رسول کا استعمال کیا وہ بھی غلط ہے۔ یا یہ کہ مسیح موعود جن کو ہم سچا تسلیم کرتے ہیں، جھوٹے تھے اور ان کا دعویٰ سچا نہ تھا۔ یا پھر یہ کہیں کہ جو خدا نے اسلام کی تعریف قرآن میں بیان کی ہے اس کے مطابق جو لوگ اس زمانہ کے مامور کو جسے رسول اللہ ﷺ نے نبی قرار دیا ہے، جس کو تمام امت نبی مانتی چلی آئی ہے اور جن کو اپنے الہامات میں نبی قرار دیا گیا ہے، جو نہیں مانتا وہ قرآن کریم کے وعید کے نیچے ہے۔ اور وہ وہی ہے جو قرآن کریم نے اس کا نام رکھا ہے۔ اب آپ خود سوچ لیں کہ ان میں سے صحیح راستہ کون سا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو جھوٹا قرار دینا یا جس شخص کو ہم مانتے ہیں اس کو جھوٹا قرار دینا یا پھر یہ سمجھ لینا

بقیہ صفحہ 8 پر

مرتبہ: درثمین احمد۔ جرمنی

ایڈیٹر کے نام خطوط

الفضل کے تین سال مکمل ہونے پر تہنیتی پیغامات

قسط اول

- **مکرم طاہر احمد۔فن لینڈ سے لکھتے ہیں:**

آپ کو بھی یہ سنگِ میل بہت بہت مبارک ہو۔حضور انور کی توجہ و دعاؤں کے بعد آپ کی دن رات کی محنت کا اس میں بہت دخل ہے۔آج یہ ایک گلوبل اخبار بن چکا ہے بلکہ یہ کہنا مناسب ہو گا کہ جدید ترقی پسند گلوبل اخبار بن چکا ہے جو موجودہ تمام نئی ٹیکنالوجی کو بروئے کار لا کر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی توقعات کی تکمیل کی طرف رواں دواں ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی خاص طور پر اور آپ کی تمام ٹیم کی نیتوں، محنتوں اور خدمت کو قبول فرمائے آمین۔

جیسا کہ آپ نے نمائندگان کو توجہ دلائی ہے خاکسار خود میں موجود خامیوں کی نشاندہی اور درستی کی طرف توجہ دے گا اور حضور انور کی خدمت میں بھی دعا کے لئے لکھے گا۔ ان شاءاللہ

- **مکرم مبشر احمد عابد لکھتے ہیں:**

13/ دسمبر 2022ء کے شمارے میں الفضل تمام اپنی تمام خوبیوں اور شان بان کے ساتھ منظر عام پر آیا۔ الفضل آن لائن کی اشاعت کے تین سال مکمل ہونے پر مبارکباد پیش ہے۔ اس نعمتِ عظمیٰ کی قدر اس سے پوچھیں جو ہر چیز سے محروم ہو۔ اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کسی کا اونٹ مال و متاع سمیت جنگل میں گم ہو جائے اور پھر یکدم مل جائے تو اس کو کتنی خوشی ہوتی ہے۔ الفضل کے لئے یہی ہمارا حال ہے اللہ تعالیٰ تمام لکھنے والوں اور ٹیم کو جزائے خیر دے اس وقت آن لائن الفضل ہی ہے جو ہمارے زخموں پر مرہم رکھ رہا ہے اللہ تعالیٰ اور ترقی دے۔آمین

- **مکرم انصر رضا۔کینیڈا سے لکھتے ہیں:**

آپ کو بھی بہت مبارک ہو۔جس محنت، لگن اور تندہی سے آپ اس اخبار کے لئے کام کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہترین جزا عطا فرمائے۔ آپ کو دین و دنیا کی تمام حسنات عطا فرمائے۔ آمین

- **مکرمہ منزہ سلیم۔جرمنی سے لکھتی ہیں:**

آپ کو الفضل آن لائن کے فضلوں بھرے 3 سال بہت بہت مبارک ہوں۔

ع یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

خدا کے فضل و احساں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں، آپ اور آپ کی ٹیم کی انتھک محنت اور کوششوں کا ثمر ہے کہ تین سال کی قلیل مدت میں الفضل آن لائن نے اتنی ترقی کی ہے۔اس سے جہاں روزانہ روحانی مختلف انواع سے بھرپور روحانی غذا لئے ہوئے اخبار آنکھ کھولنے سے قبل ہمیں مہیا ہوتا ہے وہاں اس قلیل عرصہ میں ادارے کی طرف سے بہت شاندار کتب کی اشاعت ایک گراں قدر خدمت ہے جو کہ خدا کے فضل اور آپ اور آپ کے معاون ساتھیوں کی بے لوث اور دن رات مسلسل محنت کے باعث ہی ممکن ہوا۔ آپ کو آپ کی سب ٹیم کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد عرض ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو بہترین جزائے خیر اور دین و دنیا میں اعلیٰ حسنات سے نوازے اور ان کی صلاحیتوں اور وقت میں بے پناہ برکت عطا فرمائے۔

ہمارا پیارا اخبار الفضل آن لائن اسی طرح دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کی منازل طے کرتا چلا جائے اور دین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت اور بنی نوع انسان کی روحانی ترقی، اصلاح و ہدایت کا فرض اسی طرح ہمارا ادا کرتا چلا جائے اور کامیابی کی سلور، گولڈن جوبلی اور خدا کے فضل سے ہماری نسلیں صد سالہ جوبلی کی خوشیاں منانے والوں میں سے ہوں۔ آمین ثم آمین

- **مکرمہ خالدہ نزہت۔آسٹریلیا سے لکھتی ہیں:**

الحمدللہ ! ’’الفضل‘‘ کی تیسری سالگرہ بہت بہت مبارک ہو۔ ہم آپ کے اور ٹیم کے لیے دعا گو ہیں اور شکر گزار ہیں اللہ تعالیٰ مزید ترقیات سے نوازتا چلا جائے۔ آمین

- **مکرمہ طاہرہ شمس لکھتی ہیں:**

بہت مبارک ہو۔ اگر مضامین با آواز دینے کا سلسلہ بھی شروع کر دیا جائے تو اور زیادہ اچھا ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین

- **مکرم ناصر محمود طاہر۔کینیا سے لکھتے ہیں:**

الفضل آن لائن کو نہایت کامیابی کے ساتھ تین سال مکمل کرنے پر خاکسار دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہے۔آپ انتہائی قابل تحسین کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر کی عمدہ جزاء دے۔آمین

- **مکرم محی الدین عباسی۔لندن سے لکھتے ہیں:**

الفضل کے تین سال پورے ہونے پر دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش ہے۔ یہ آپ کی اس تمام عرصہ میں انتھک محنت اور کاوشوں کا ثمر ہے کہ اسے دن دگنی رات چوگنی ترقیات سے نواز رہا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی ادارت میں اس کو مزید چار چاند لگائے اور یہ ان تمام نیک مقاصد کو حاصل کر کے اسے شہرت بلندیوں تک لے جانے والا اخبار ہو جس کی خواہش اور دعا حضرت مصلح موعودؓ نے اس کے آغاز پر کی تھی اور خلیفہ وقت کی دعاؤں کے زیر سایہ تمام قارئین فیوض و برکات حاصل کریں۔ آمین

- **مکرم صباح الدین بٹ نمائندہ الفضل۔سوئٹزرلینڈ لکھتے ہیں:**

اصل مبارک باد کے مستحق تو آپ اور آپ کی مرکزی ٹیم ہے۔ الفضل سے آپ کی محبت دیدنی اور لازوال ہے۔ اداریوں سمیت اقساط میں بکھرے دیگر لعل و یاقوت اور نگینوں کو یکجا اور محفوظ کر کے ایک ماہر جوہری کی طرح پیش کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس کار خیر کا اجر عظیم آپ اور آپ کی آئندہ نسلوں کو ہمیشہ پہنچاتا رہے۔آمین ثم آمین

ان شاءاللہ تعالیٰ ! ہم نمائندگان حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے سایہ تلے اور آپ کی شفقت اور رہنمائی میں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے افضال کے باغیچہ ’’الفضل‘‘ کے محافظ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

عبدالنور۔ نمائندہ الفضل آن لائن آئیوری کوسٹ

آئیوری کوسٹ میں ماہ ربیع الاول کے حوالہ سے عشرہ سیرت النبیؐ کا انعقاد

جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ مغربی افریقہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوران ماہ ربیع الاول ملکی سطح پر عشرہ سیرت النبیؐ مؤرخہ 6/ تا 16/ اکتوبر 2022ء منانے کی توفیق ملی۔ جماعتی روایات کے مطابق مختلف ریجنز میں عشرہ کا باقاعدہ آغاز مختلف مقامات پر اجتماعی نیز انفرادی نماز تہجد کے ساتھ کیا گیا۔ دوران عشرہ احباب جماعت نے صدقات بھی دیئے۔ اس عشرہ کے ددران آئیوری کوسٹ کے کل 19 ریجن کی 115 جماعتوں کو کسی نہ کسی رنگ میں عشرہ کے پروگرامز میں شرکت کی توفیق ملی۔

دوران عشرہ نماز فجر و مغرب کے بعد دروس بعنوان سیرت النبیؐ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں احباب جماعت کو رسول اللہؐ کی حیات طیبہ کے متعلق آگاہی فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ آپؐ کی ذات بابرکت پر درود بھیجنے کی نصائح بھی شامل تھیں۔ دوران دروس آپؐ کے اخلاق فاضلہ کے مختلف پہلوؤں کو بھی اجاگر کیا جاتا رہا۔ دوران عشرہ مختلف مقامات پر جلسہ سیرت النبیؐ کا بھی انعقاد کیا گیا۔ ان جلسہ جات میں خصوصی طور پر سیرت النبیؐ کے مختلف پہلوؤں کے متعلق شاملین جلسہ کو آگاہ کیا گیا۔ جس میں ایک کثیر تعداد احمدی و غیر احمدی احباب نے شرکت کی۔ جلسہ جات کے علاوہ دوران عشرہ آنے والے خطبات جمعہ بھی بعنوان سیرت النبیؐ دیئے گئے۔ نیز مختلف شہروں میں ریڈیو کے ذریعے بھی پروگرامز اسی عنوان کے تحت کئے گئے۔

دوران عشرہ آئیوری کوسٹ کے 19 ریجنز کی کل 115 جماعتوں میں ریجنل مبلغین کرام و لوکل معلمین کرام نے کل 50 جلسہ ہائے سیرت النبیؐ کا انعقاد کیا جس میں 7000 کے قریب مرد و خواتین (احمدی، غیر احمدی نیز غیر مسلم احباب) نے شرکت کی ان جلسہ جات کے بعد مختلف مقامات پر حاضرین جلسہ کے لئے طعام کا بھی اہتمام کیا گیا۔ جب کہ 135 خطبات جمعہ کے ذریعے تقریباً 8000 افراد تک محاسن رسول کریمؐ پہنچائے گئے۔ دوران عشرہ کل 230 دروس بعد از فجر و مغرب کا اہتمام کیا گیا جس میں اندازاً 4000 کے قریب احباب نے شرکت کی۔ مزید براں عشرہ کے دوران مختلف مقامی ریڈیو چینلز پر بھی کل 25 تبلیغی پروگرامز بعنوان سیرت النبیؐ کئے گئے جس کا کل دورانیہ 30 گھنٹے بنتا ہے۔ عشرہ کا ایک حصہ سیرت النبیؐ پر مشتمل کتب سٹال لگانے کا بھی تھا جس کے تحت کل 5 کتب میلہ کا انعقاد کیا گیا جس میں قرآن کریم کے ساتھ ساتھ آنحضرتؐ کی زندگی پر مشتمل مختلف فرانسیسی اور عربی و انگلش کتب کو نمایاں طور پر رکھا گیا نیز مختلف کتابچہ بعنوان ختم نبوت، آمد مسیح ثانیؑ، وفات مسیح وغیرہ رکھے گئے۔

مقامی مسلم و غیر مسلم افراد نے بھی جماعت کی اس کاوش کو سراہا کہ بمقابل دوسروں کے آنحضرتؐ کے اسوہ حسنہ کو حقیقی رنگ میں جماعت کو پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جماعت آئیوری کوسٹ کی اس حقیر کاوش میں برکت عطا کرے نیز حقیقی رنگ میں ہمیں اسوہ رسولؐ اپنی زندگیوں میں اپنانے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

فقہی کارنر

قربانی کی حکمت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

خدا تعالیٰ نے شریعت اسلام میں بہت سے ضروری احکام کے لئے نمونے قائم کئے ہیں چنانچہ انسان کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنی تمام قوتوں کے ساتھ اور اپنے تمام وجود کے ساتھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو۔ پس ظاہری قربانیاں اسی حالت کے لئے نمونہ ٹھہرائی گئی ہیں لیکن اصل غرض یہی قربانی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَنۡ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوۡمُہَا وَلَا دِمَآؤُہَا وَلٰکِنۡ یَّنَالُہُ التَّقۡوٰی مِنۡکُمۡ (الحج:38) یعنی خدا کو تمہاری قربانیوں کا گوشت نہیں پہنچتا اور نہ خون پہنچتا ہے مگر تمہاری تقویٰ اس کو پہنچتی ہے۔ یعنی اس سے اتنا ڈرو کہ گویا اس کی راہ میں مر ہی جاؤ اور جیسے تم اپنے ہاتھ سے قربانیاں ذبح کرتے ہو اسی طرح تم خدا کی راہ میں ذبح ہو جاؤ۔ جب کوئی تقویٰ اس درجہ سے کم ہے تو ابھی وہ ناقص ہے۔

(چشمۂ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 99 حاشیہ)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

ایک سبق آموز بات

بہانہ تراشی سے اجتناب

آپ کا کوئی بھی عمل در اصل آپ کے انتخاب کا نتیجہ ہوتا ہے جو آپ کی سوچ پر منحصر ہے۔ اس لئے اپنی سوچ کی خود ذمہ داری لینا ایک قابل قدر شخصیت کا ہی خاصہ ہوتا ہے اور ایک باعزت انسان کبھی حالات اور دوسرے کسی شخص کو اپنے کسی ناقص عمل کا ذمہ دار نہیں ٹھہراتا۔ جیسا کہ اگر صبح دیر سے اٹھنے اور کام پر تاخیر سے آنے کی عادت ہو تو بہانے بنانے کی جگہ اپنی کمزوری تسلیم کر لینا اور اس کے ٹھیک کرنے کے لئے مشورہ مانگنا بہتر ہوتا ہے۔

مرسلہ: کاشف احمد

طلوع وغروب آفتاب

21/دسمبر 2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:32	17:44
مدینہ منورہ		05:38	17:38
قادیان		05:57	17:29
ربوہ		05:37	17:09
اسلام آباد ٹلفورڈ		06:35	15:57